اہلِ حدیث کا تعارف

www.KitaboSunnat.com

ابو حماد عبد الغفار سلفی

جمعیت شبان اہلحدیث شنکر نگر
بلرام پور، یوپی، الہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کا تعارف

از

ابو حماد عبدالغفار سلفی

ناشر

جمعیت شبان اہلحدیث شنکر نگر،

بلرام پور، یوپی، الہند

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : اہل حدیث کا تعارف

نام مصنف : ابوحماد عبدالغفار سلفی

ناشر : جمعیت شبان اہلحدیث، شنکرنگر، بلرام پور، یوپی

تعداد : گیارہ سو

قیمت : بیس روپے

ملنے کے پتے

- الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دلی۔۲۵
- دارالکتب السلفیہ، ۸/۴۲۵، اردو مارکیٹ، مٹیا محل، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
- مکتبہ ترجمان، ۴۱۱۶ اردو بازار، جامعہ مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶
- دارالمعارف، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آواز سے مل جائے اسکے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

(صحیح بخاری شریف جلد اول پارہ ۳، صفحہ ۱۰۸)

(صحیح مسلم شریف جلد اول، صفحہ ۱۶۷)

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غیر المغضوب علیہم والاالضالین پڑھتے تو آمین کہتے یہاں تک کہ اپنے قریب صف اول کے لوگوں کو سناتے۔ پھر تو پوری مسجد آمین کے آواز سے گونج اٹھتی۔''

(ابوداؤد جلد اول، صفحہ ۱۴۲، ابن ماجہ، صفحہ ۶۲)

پیش کردہ :

عبدالحق، رحمت اللہ، عظمت اللہ، شرافت اللہ، پسران عبدالرزاق

موضع: للوا، پوسٹ: کھجریا، ضلع: بلرام پور، یوپی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم

پیش لفظ

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا ، من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له واشهدأن لَآ إلٰه الا الله وحده لاشريک له ، واشهد ان محمدا عبده ورسوله ، أما بعد: فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد ﷺ وشر الأمور محدثاتها ، وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة، وكل ضلالة في النار، اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ، بسم الله الرحمن الرحيم.

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۰۲)

اے ایمان والو! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے اسی طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمھاری موت نہ ہو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔

﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً﴾ (الاحزاب : ۷۰، ۷۱)

اے ایمان والو تم لوگ اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو وہ تمھارے اعمال کو درست کر دے گا اور تمھارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے تو یقیناً اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ، إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ (النساء: ١)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا ہے اور اسی سے اس کا جوڑا بھی پیدا کیا۔ اورانہی دونوں سے بہت سے مرد وعورتیں پھیلا دیں اور اللہ سے ڈرو جس کے ذریعہ تم سوال کرتے ہو۔ اور قریبی رشتہ داروں میں بھی اللہ سے ڈرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمھارے اوپر نگہبان ہے۔

اسلام اللہ کا وہ بہترین اور پسندیدہ مذہب ہے جو قیامت تک ساری دنیا کے لیے رشد وہدایت کا سبب ہے، وہی ذریعہ نجات ہے، رضاء الٰہی کا سبب ہے، اس عظیم مذہب کا مرجع ومصدر اور اس کی بنیاد وہ وحی الٰہی ہے جسے رسول اللہ ﷺ پر ایک امین فرشتہ حضرت جبریل کے ذریعہ نازل کیا گیا جس کا اسم گرامی قرآن مجید ہے۔ اس قرآن مجید کی جو کچھ تفسیر وتشریح رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے فرمائی اور اس کے فرمودات پر اپنا عملی نمونہ پیش کیا تو آپ کے اسی فرمودات وارشادات کا نام "سنت" ہے۔ حقیقت میں انہی دونوں مجموعے کا نام اسلام ہے۔ ان دونوں سے الگ ہوکر اسلام کا تصور بیکار اور باطل ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں آپ کے بعد صحابہ کرام کی زندگی میں تابعین اور تبع تابعین کی زندگی میں انہی دونوں مجموعوں پر ان کی ساری عملی زندگی کا انحصار تھا۔ وہ ان دونوں سے ہٹ کر تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ ان کا سونا، جاگنا، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، غرضیکہ زندگی کے تمام پیش آمدہ مسائل کے حل کا انحصار انہی دونوں مجموعوں پر تھا۔ اگر کبھی کسی قسم کا اختلاف پیدا ہوا تو فوراً انہی دونوں مجموعوں کی طرف رجوع کیا اور سارا اختلاف ختم ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ باہم متحد ومتفق تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیان مرصوص یعنی سیسہ پلائی ہوئی دیوار تھے۔انھیں کوئی جدانہیں کر سکا۔ان کے اندر نہ تو کوئی گروہ بندی یا جماعت بندی پیدا ہوئی اور نہ ہی ان میں سے کسی نے اپنا الگ مذہب بنانے کی کوشش کی۔وہ ایک سچے مومن اور مسلمان تھے۔وہ ﴿ اَطِیۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ ﴾ کے حدود میں رہ کر اپنے کاروان حیات کو آگے بڑھائے ہوئے تھے۔اس سے ذرا بھی انحراف گناہ کبیرہ تصور کرتے تھے۔ان کے اسی جذبہ اطاعت وفرمانبرداری کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔

مگر حیف صد حیف! جب لوگوں میں ان دونوں مجموعوں سے دوری پیدا ہونے لگی ۔ اطیعوا الله واطیعوا الرسول کے بجائے نفسانی خواہشات کے تابع ہونے لگے۔وہیں مختلف قسم کی گروہ بندی اور جماعت بندی پیدا ہونا شروع ہوگئی اور امت ایک کے بجائے مختلف گروہوں اور جماعتوں میں بٹ گئی ۔اس کا شیرازہ منتشر ہوگیا اختلاف وانتشار کا بازار گرم ہوگیا۔تقریباً یہی حالات کم وبیش ہندوستان کے تھے.......... یہاں اسلام اگر چہ اپنی اصلی حالت میں پہنچا تھا۔مگر مرور ایام کے ساتھ اپنی اصل شکل میں قائم نہ رہ سکا۔ بلکہ وقت کے راہبوں اور صوفیوں نے اپنے باطل افکار ونظریات کی آمیزش کردی تھی۔اس لیے ان کا اثر باقی رہنا ضروری تھا۔لہذا اب اسلام بالکل تصوفانہ مزاج کا اسلام بن گیا تھا۔ مسلمان اپنے آپ کو مسلمان تو ضرور کہتے تھے لیکن اسلامی شعار سے کافی دور تھے۔ توحید یعنی اللہ پرستی کے بجائے مزار پرستی، اولیاء پرستی ان کا اعتقاد تھا۔مختلف قسم کی بدعتیں جنم لیے ہوئے تھیں۔ایسے ناگفتہ بہ حالات میں یکے دکے علماء حق ضرور پیدا ہوتے رہے اور حق کی طرف لوگوں کو بلاتے بھی رہے مگر باقاعدہ تنظیمی طور پر کوئی جماعت یا تحریک نہیں تھی................ الحمدللہ بارہویں صدی میں تحریک شہیدین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھی تو جس کا مقصد ایک طرف احیاء الاسلام اور احیاء سنت تھا۔ تو دوسری طرف ملک کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرانا بھی تھا۔ انھوں نے اپنے کردار و عمل سے قرون اولیٰ کی یاد تازہ کر دی تھی۔ اس تحریک نے اپنی دعوت کا مرجع و مصدر صرف کتاب اللہ اور سنت رسول ہی کو قرار دیا تھا۔ الحمدللہ یہ تحریک ہزار پریشانیوں کے باوجود کافی حد تک کامیاب و کامران رہی۔ انگریزوں کو سب سے زیادہ خطرہ اسی تحریک سے تھا۔ اس نے اس تحریک کو "وہابی" کا لقب دے دیا تھا اور اس کا نظریہ تھا کہ جب تک یہ تحریک باقی رہے گی اس وقت تک اسلام کا مقابلہ بہت مشکل ہے۔ یہ تحریک اپنا سفر طے کرتی رہی۔ آخر کار ۱۹۰۶ء میں مدرسہ آرہ میں ایک سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں سینکڑوں علماء کرام نے شرکت فرمائی اس وقت مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے ملک گیر کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پیش کی۔ چنانچہ ان تمام اکابرین کی موجودگی میں" اہلحدیث کانفرنس" کی تشکیل عمل میں لائی گئی جس کے پہلے صدر استاذ الاساتذہ مولانا حافظ عبداللہ غازیپوریؒ مقرر ہوئے اور ناظم اعلیٰ شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ امرتسری منتخب ہوئے۔ کانفرنس کے مقاصد میں دوسرے امور کے ساتھ ساتھ تبلیغ و تدریس کا مشن بھی شامل تھا۔ چنانچہ اس کے تحت ۲۲ عظیم الشان کانفرنسیں پورے برصغیر کے اہم مقامات پر منعقد ہوئیں تقریباً ۶۶۵۰۰ دینی کتابیں مفت تقسیم کی گئیں جس اور اس کی سرپرستی میں ۸۸ مدارس و مکاتب کتاب و سنت کی تعلیم دیتے رہے۔"

(پاک و ہند میں علماء اہلحدیث کی خدمات حدیث: ص ۴۲)

مگر افسوس کہ مسلمانوں کا کچھ طبقہ ایسا ہے جس کا ایمان و یقین صوفیانہ نظریات و عقائد پر ہے۔ انھیں کب کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونا پسند آسکتا تھا لہذا انھوں نے شیدائیان کتاب و سنت کو دشمنان اسلام کے نام سے تعبیر کرنا شروع کر دیا۔ نوع بنوع طنزیاتی القاب سے ملقب کرنے لگے۔ کبھی کہتے کہ یہ غیر مقلد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ یہ وہابی ہیں۔ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ جماعت آج کی پیداوار ہے۔ اس کا کوئی حلفیات نہیں ہے۔ ماضی بعید میں اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ لوگ گستاخ رسول ہیں۔ اس کے علاوہ نامعلوم کن کن الزامات واتہامات سے خطاب کرتے ہیں۔

حالانکہ قرآن مجید اور سنت صحیحہ کا طالب علم تعصب کا عینک اتار کر صحیح بصارت وبصیرت استعمال کر کے یہی کہنے پر مجبور ہوگا کہ جماعت اہلحدیث ہی درحقیقت اسلام کا سرچشمہ ہے۔ دین کا منبع ہے۔ توحید وسنت کا مصدر ہے اس کا ماضی انتہائی تابناک ہے۔ اس مسلک کے عظیم حاملین اور عظیم اسلاف کی علمی خدمات اور تجدیدی کارنامے ایسے حقائق ہیں کہ نہ تو ان کے بارے میں دو رائے ہوسکتی ہے اور نہ ہی ان کا انکار کیا جاسکتا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی دین میں انحرافات اور اختلافات رونما ہوئے اس وقت اہلحدیث نے اپنا کلیدی کردار ادا کیا۔ اصلاح معاشرہ کی ہر ممکن کوشش کی۔ سماج کے سامنے کتاب وسنت سے مستنبط صحیح نظریہ پیش کیا۔ محدثات وبدعات کے استیصال کے لیے جان ومال کے ساتھ جہاد بھی کیا۔ وہ اہلحدیث ہی ہیں جنھوں نے احادیث کے ذخیروں کو جمع کیا، صحیح وغیر صحیح کے درمیان تمیز پیدا کی۔ ضعیف اور موضوع روایتوں کو الگ کیا۔ دوسرے مذاہب فقہاء کے مقابلہ میں سنت صحیحہ پر مبنی مسلک پیش کیا۔ بلکہ فقہاء کرام کو بھی اسی کی طرف دعوت دی۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام اور اہلحدیث دونوں ایک ہی ہیں اور دونوں کا معنیٰ ومفہوم ایک ہی ہے۔ اہلحدیث اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ اسلام۔

اہلحدیث کوئی فرقہ نہیں بلکہ وہ مکمل اسلام سے عبارت ہے۔ کیونکہ اسلام کا ماخذ کتاب اللہ اور سنت رسول ہے۔ مسلک اہلحدیث بھی انہی دو بنیادوں پر قائم ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اس حقیقت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی کوئی جاہل اور متعصب ہم کو جدید فرقہ یا وہابی کا لقب دے کر سواد اعظم سے ہم کو خارج کرتا ہے تو ہم اس کے سوا کیا کہہ سکتے ہیں کہ:

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم   چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اس مختصر کتاب میں ہم نے یہی بتانے کی کوشش کی ہے کہ اہل حدیث کسے کہتے ہیں ان کا عقیدہ وایمان کیا ہے؟ ان کا عقیدہ کتاب وسنت کے مطابق ہے یا نہیں۔

مجھے اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد قاری یہ محسوس کرے گا کہ حقیقت میں اسلام اہلحدیث ہی کے پاس موجود ہے اور حقیقی مسلمان کہے جانے کی مستحق یہی جماعت ہے۔ وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

ابوحماد عبدالغفار سلفی

مکہ مکرمہ

۱۵ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم

اہل: اہل کا لغوی معنی ''صاحب، والا ہے۔ حدیث کا لغوی معنی گفتگو، بات چیت، اصطلاح میں رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل اور عمل وتقریر کا نام حدیث ہے۔ اب اہلحدیث کا معنی ہوا حدیث والے۔

اہل حدیث کا عام مفہوم: اہل حدیث سے مراد وہ لوگ ہیں جو عقائد وعبادات اور اعمال واحکام میں کتاب وسنت رسول اللہ ﷺ کو حجت مانتے ہیں۔ اور اس پر قائم رہتے ہیں اس میں کسی بھی قسم کی کمی وبیشی کو جائز تصور نہیں کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہر قسم کے شرک وبدعات اور خرافات سے باز رہتے ہیں۔ خواہ دنیا کے کسی خطہ کے رہنے والے ہوں اور ان کا نام کچھ بھی ہو، اہلحدیث کی صف میں آجاتے ہیں۔

ان کا دوسرا نام ''سلفی'' بھی ہے۔ یہ سلف صالحین کی طرف منسوب ہے اور سلف صالحین سے مراد صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین ہیں۔ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ سب سے بہتر کون لوگ ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''خیر الناس قرنی، ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم'' (الحدیث: صحیح بخاری مع شرحہ فتح الباری: ۵۴۲/۱۱) سب سے بہترین میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں۔ پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں۔ یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ور تابعین وتبع تابعین۔ انھیں ''محمدی'' بھی کہا جاتا ہے۔

''سلف صالحین'' میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کا عقیدہ وعمل کتاب وسنت کے مطابق ہو۔ جیسے ائمہ اربعہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وغیرہم یعنی طبقہ محدثین، علامہ ابن تیمیہ، علامہ ابن قیم وغیرہم۔ اس لفظ سے مراد کسی خاص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ یا وقت کے لوگ نہیں ہیں بلکہ ہر وہ شخص مراد ہے جس کا عقیدہ وعمل کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہو جو ہر قسم کے شرک وبدعات اور توہمات وخرافات سے نفور ہے۔

اہل السنۃ والجماعت: درحقیقت یہی جماعت ہے کیونکہ یہ لفظ دو کلموں پر مشتمل ہے۔ ایک سنت، دوسرا جماعت، سنت سے مراد وہ ہدایت ہے جس کو رسول اللہ ﷺ لے کر مبعوث ہوئے تھے اور جس ہدایت پر آپ خود قائم تھے اور جس پر صحابہ کرام قائم تھے اور جماعت سے مراد وہ قوم ہے جو کسی معاملہ میں جمع ہو جاتی ہو ان سے مراد صحابہ کرام، تابعین، اور تبع تابعین ہیں جو صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر قائم تھے۔ اور وہ لوگ مراد ہیں جو قیامت تک ان کے راستہ پر چلتے رہیں گے۔

لہٰذا اہل سنت والجماعت سے مراد وہ لوگ ہیں جو سنت رسول اللہ ﷺ کو مضبوطی سے پکڑے رہتے ہیں جن کی پوری زندگی اتباع سنت صحیحہ پر قائم ہے۔ جو ہر قسم کی بدعات وخرافات سے متنفر اور شرک وکفر سے کوسوں دور رہتے ہیں شریعت میں کسی بھی طرح کی کمی وبیشی کو جائز تصور کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا سطور میں آپ نے اہل سنت والجماعت کا مفہوم اچھی طرح سمجھ لیا اب اسی مفہوم کی روشنی میں موجودہ دور کے مدعیان اہل سنت والجماعت کا جائزہ لیں جو ہر قسم کی بدعات وخرافات اور شرک میں ملوث ہیں۔ ان کے شب وروز کا مشغلہ شرک وبدعت کو رواج دینا ہوتا ہے اور متبعین سنت سے ہمیشہ برسرپیکار رہتے ہیں اور خود رائے قائم کرتے ہیں کیا وہ حقیقت میں اہل سنت والجماعت ہیں یا اہل بدعت والخرافات۔

آپ خود سوچیں کہ جس کام کے کرنے سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منع کیا ہے۔ اس کا کرنے والا کیسے اہل سنت والجماعت ہوسکتا ہے۔ آج مزاروں اور درگاہوں پر جا کر ان سے مرادیں مانگنے والے، ان کے نام پر قربانیاں دینے والے، عرس منانے والے، چہلم کرنے والے، اپنے اور رب کے درمیان کسی قبر والے کو واسطہ بنانے والے، عید میلاد النبی اور شب براءت، منانے والے یہ سب کیسے اہل سنت ہوسکتے ہیں جبکہ یہی بعینہٖ شرک و بدعت ہے۔

☆☆☆

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسائل کے استنباط میں اہلحدیث کا منہج

اہلحدیث کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جس کا ایمان ویقین تصورات وخیالات پر مبنی ہو، یا کسی فرد یا شخص کے قول یا رائے کو حجت مانتی ہو، بلکہ یہ وہ جماعت ہے جس کی بنیاد اور اساس صرف اور صرف وحی الٰہی ہے، نبی کریم ﷺ کی سچی اتباع ہے۔ مسائل کے استنباط میں اس جماعت نے وہی منہج اختیار کیا ہے جو صحابہ کرام کا منہج تھا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کا منہج کیا تھا؟ کیا انھوں نے وحی الٰہی کو چھوڑ کر کسی شخص کے قیاس یا رائے کو بنیاد بنایا، کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سچی اتباع کو چھوڑ کر کسی فرد کو اپنا مقتدا مانا، کیا قرآن وسنت کو چھوڑ کر رائے اور قیاس پر اپنے مذہب کی بنا رکھی؟ نہیں ہرگز نہیں۔ صحابہ کرام میں بڑے بڑے جلیل القدر محدث، فقیہ اور مفسر موجود تھے۔ مگر کسی کے اندر اتنی جرأت نہ ہوئی کہ اللہ اور اس کے رسول کے قول وعمل کو چھوڑ کر کسی دوسرے شخص کے قول وعمل کو حجت تسلیم کریں۔ یہ ایک مسلم اور بدیہی امر ہے کہ صحابہ کرام رب ہونے کی حیثیت سے اللہ کی ذات پر اور رسول ہونے کی حیثیت سے محمد ﷺ پر سچا ایمان رکھتے تھے۔ اس لیے یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ نفوس قدسیہ اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی طرف مائل ہوں۔ ہرگز نہیں۔ جب تک رسول اللہ ﷺ باحیات رہے آپ سارے مسائل کا حل پیش کرتے تھے۔ اور جب دین مکمل ہو گیا اور اللہ کی جانب سے اسلام کے سارے احکام کا بیان ہو چکا، اور یہ آیت کریمہ نازل ہو گئی۔ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ الآية (المائدة: ۳) آج میں نے تمھارے لیے تمھارے دین کو مکمل کر دیا ہے۔ اور تمھارے اوپر اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمت پوری کر دیا اور میں نے تمھارے لیے دین کے طور پر اسلام کو پسند فرمالیا ہے۔
نیز آپ کے زبان فیض سے یہ مبارک فرمان جاری ہو گیا۔ "ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بهما: کتاب الله وسنتی" (ابوداؤد، وابن ماجہ فی کتاب المناسک) میں تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جبتک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے۔ "کتاب اللہ اور میری سنت۔"
پھر آپ اپنی ذمہ داری پوری کر کے اپنے رب حقیقی سے جا ملے۔

آپ کے انتقال کے بعد صحابہ کرام بالکل اسی منہج پر قائم تھے جس پر آپ نے ان کو چھوڑا تھا۔ کبھی بھی کسی دوسرے صحابی کی رائے یا قیاس کو کتاب اللہ اور سنت رسول پر فوقیت نہیں دی حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے انتقال فرمانے کے بعد صحابہ کرام کے درمیان بڑے بڑے اختلافات رونما ہوئے: مثلاً سب سے پہلے اختلاف یہ ہوا کہ امت کا امیر کس کو منتخب کیا جائے۔ انصار و مہاجرین میں سے ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ امیر ہم میں سے ہو۔ لیکن جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ " قریش ولاة هذا الامر " (تاریخ طبری) اس امر کے والی قریش ہیں۔ اس حدیث نبوی کو سن کر سب لوگ خاموش ہو گئے اور سارے اختلافات ختم ہو گئے اور پورے اتفاق کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو خلیفہ منتخب کر لیا گیا۔ اگر صحابہ کرام حدیث نبوی پر عمل نہ کرتے اور اپنی اپنی رائے اور قیاس کو ترجیح دیتے تو نہ معلوم کیا سے کیا ہو جاتا۔ مگر یہ تو ان کا ایمان صادق اور حدیث نبوی کی اتباع تھی کہ امت بہت بڑے فتنہ وفساد سے بچ گئی۔

دوسرا اختلاف آپؐ کے دفن سے متعلق ہوا بعض کہتے تھے کہ آپ کو بیت المقدس میں دفن کیا جائے جہاں دیگر انبیاء کی قبریں ہیں بعض کہتے تھے کہ بقیع میں اپنے صحابہ کرام کے ساتھ دفن کئے جائیں اور بعض کہتے تھے کہ اپنی مسجد میں ہی دفن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیئے جائیں۔ سب اپنی اپنی قیاس اور رائے کے مطابق مشورہ دیتے تھے کیونکہ ان لوگوں کو اس بارے میں کسی حدیث کا علم نہ تھا۔ لیکن اسی وقت جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حدیث نبوی سنائی کہ آپ فرماتے ہیں کہ "ماقبض نبی الا یدفن حیث قبض" (طبری) جس جگہ کسی نبی کی روح قبض ہوتی ہے وہیں انھیں دفن کیا جاتا ہے۔ یہ سن کر سارے کے سارے صحابہ کرام سچی اتباع کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی اپنی رائے اور قیاس کو واپس لے لیا۔ اور آپ کو آپ کے مقام پر دفن کر دیا گیا۔

اس کے علاوہ دیگر بہت سے واقعات ہیں جو شہادت دیتے ہیں کہ جب بھی صحابہ کے درمیان کوئی اختلاف پیدا ہوا حدیث نبوی سن کر سب خاموش ہو جاتے۔ یہ جذبۂ اتباع ان کے اندر اس طرح راسخ اور مضبوط تھا کہ اسی جذبۂ اتباع کی بنیاد پر رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان فیض سے اس زمانہ کو سب سے بہترین زمانہ کے بہترین لقب سے ملقب فرمایا۔ اور صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل پیرا ہونے کا نتیجہ تھا کہ رب العالمین نے ان تمام نفوس قدسیہ کے لیے اپنی رضا مندی ظاہر فرما کر قیامت تک کے لیے قرآن مجید میں یہ آیت ثبت کر دی۔ " رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔"

تھوڑی دیر کے لیے یہاں ایک عقلمند یہ سوچ سکتا ہے کہ ان کے اندر وہ کونسا عملی کردار تھا کہ جس کی بنا پر اللہ ان سے راضی ہو گیا۔ اور انھیں دنیا میں جنت کی بشارت بھی دے دی۔ لیکن جب وہ ان کے عملی زندگی کا جائزہ لے گا تو وہ اسی نتیجہ پر پہونچے گا کہ وہ سب کے سب صرف اور صرف کتاب اللہ اور سنت رسول پر عمل پیرا تھے۔ کسی کی رائے یا قول کو ہرگز نہیں لیتے تھے۔.......... الحمد للہ یہی منہج اور یہی طریقہ جماعت اہلحدیث کا ہے یہ جماعت " فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد ﷺ وشر الامور محدثاتھا و کل محدثة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعة، و کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار ۔(صحیح مسلم)

ترجمہ: بے شک بہترین بات اللہ کی کتاب اور بہترین ہدایت رسول اللہ ﷺ کی ہدایت ہے اور برے امور نئی باتیں ہیں اور ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔

یہ کلی طور پر قائم ہے۔ عقیدہ سے لے کر اعمال تک کسی بھی مسئلہ کو دیکھ لیجئے ہر ایک کی دلیل کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ میں ملے گی۔ ہاں اگر کوئی مسئلہ ایسا ہے کہ اس کی دلیل کتاب وسنت میں صراحۃً موجود نہیں ہے تو آثار صحابہ میں دیکھے گی اور اگر وہاں بھی موجود نہیں ہے تو تابعین کے اقوال پر نظر کرے گی۔ اگر کوئی دلیل مل گئی تو خیر ہے ورنہ ائمہ اربعہ کے اقوال کی طرف رجوع کرے گی اور جو قول کتاب وسنت سے زیادہ قریب ہوگا اس کو لے لیگی۔ اب اس سے بڑھ کر ایک سچے مسلمان کے لیے اور کیا چاہیے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن وحدیث تو ہر فرقے کے لوگ مانتے ہیں پھر اہل حدیث کے لیے یہ خصوصیت کیوں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک شروع میں ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر فرقہ اور ہر جماعت بزعم خود قرآن وسنت ہی کی پیروی کرتی ہے اور انہی کو اصول شرع اور واجب الاتباع قرار دیتی ہے۔ اور اپنے آپ کو سوائے رسول اللہ ﷺ کے کسی کا متبع نہیں مانتی۔ لیکن اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی کہ سوائے اہلحدیث کے سارے فرقے کے لوگ اپنے اپنے دعووں میں جھوٹے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس جماعت کے علاوہ سارے فرقوں نے حدیث نبوی کو بالکل ساقط الاعتبار قرار دیا ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اہلحدیث کی طرح کسی فرقے نے حدیث نبوی کو رائے وقیاس اور اجتہاد واستنباط پر امتیازی فوقیت نہیں دی ہے۔ ہر ایک نے حدیث کے صحیح ہونے کے باوجود اس کے تسلیم کرنے میں کچھ نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ چون وچرا کیا ہے۔ کسی نے کہا کہ یہ حدیث قیاس کے خلاف ہے۔ اور راوی (صحابی) کو غیر فقیہ کہہ دیا۔ کسی نے یہ کہہ کر حدیث کو ٹھکرادیا کہ یہ قرآن کے معارض ہے کسی نے کہا یہ عقل کے خلاف ہے۔ کسی نے یہ کہہ کر حدیث کو چھوڑ دیا کہ ہمارے امام نے اس حدیث کو نہیں لیا ہے۔ غرضیکہ ہر ایک نے کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈھ نکالا جیسا کہ ہر فرقے کی کتب اصول سے ظاہر ہے۔ اور اپنی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف کرنے کے بجائے غیروں کی طرف کردیا جیسے حنفی، شافعی، مالکی، وغیرہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک کے سامنے حدیث نبوی کے علاوہ کوئی باطنی چیز حائل ہے جو اسے حدیث تک پہنچنے سے روکے ہوئے ہے۔

لیکن اس کے برخلاف اہل حدیث نے نہ تو اپنے آپ کو کسی اور کی طرف منسوب کیا اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی متابعت میں کسی کی قیاس ورائے کی موافقت کی شرط لگائی ہے۔ بلکہ بعینہٖ اسی طرح آپ کی اتباع کی جس طرح آپ نے اتباع کرنے کا حکم دیا تھا۔ اور جس طرح صحابہ کرام نے آپ کی اتباع کی تھی۔ الحمدللہ اہلحدیث نے آیت کریمہ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ﴾ (الحجرات)

ترجمہ: (اے مومنو! تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کے آگے مت بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو) پر کلی طور پر قائم رہ کر احادیث نبویہ کو بھی وحی الٰہی اور قرآن کی تفسیر وتشریح تصور کر کے اس کے مطابق عملی زندگی کی بنیاد رکھی۔ اور اعتقاداً وعملاً ذرا بھی حدیث نبوی سے تجاوز کرنا گوارہ نہیں کیا۔ صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے نہ تو کسی امتی کی مخالفت کی پرواہ کی اور نہ کسی ضعیف حدیث پر اپنے استدلال کی بنیاد رکھی۔ اس کی شہادت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے کہ ہر مذہب اور ہر فرقہ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اپنے مذہب کے مخصوص مسائل کو مدون کیا۔ اور ان کتابوں کو اپنے مذہب کی بنیادی کتابیں قرار دیا۔ اور دوسرے مذاہب کی کتابوں کو دوسرے مذہب سے تعبیر کیا۔ لیکن اہلحدیث نے نہ تو مخصوص مسائل کو الگ کیا اور نہ ان میں تصنیف کر کے ان کتابوں کو اپنے فرقے کی مخصوص کتابیں قرار دیا۔ بلکہ ان کی ساری جد وجہد اور ساری کوششیں احادیث کو جمع کرنے اور ان کی شرح و بیان پر صرف ہوئیں۔ انھوں نے اقوال الرجال کے بجائے اقوال الرسول کو رواج دیا۔ ایسی کتاب سے ہمیشہ الگ رہے جس میں حدیث نبوی کی مخالفت پائی جاتی ہو۔

ہمارے اس بیان پر کیا کوئی ہمیں یہ بتا سکتا ہے کہ اہلحدیث کی فلاں تصنیف ایسی ہے جو انھیں پر مخصوص ہے اور دیگر فرقے بحیثیت رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے کے اور باوجود حدیث نبوی کو اصول شرع تسلیم کرنے کے اس پر عمل نہیں کرتے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جو اللہ کے فضل سے ہر سعادت مند صاحب عقل ودانش کو اہلحدیث کی طرف مائل کرے گا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تعظیم وتعمیل جس طرح اس فرقے کی نظر میں ہے کسی اور کی نظر میں نہیں ہے۔ پس یہی چیز اہلحدیث کی امتیازی نشان ہے جس نے ان کو حدیث نبوی کی طرف منسوب کرایا اور اس کا خادم خاص بنایا۔

دوسرے مسلمانوں کو اس سے کوئی خاص تعلق نہیں حتیٰ کہ اگر ان میں سے کسی نے کچھ احادیث جمع بھی کیے تو بس اپنے دائرہ کی حدبندی کے لیے۔ جو احادیث صحیحہ اپنے مذہب کے خلاف ملیں ان کی تاویل کر ڈالی اور اپنے مذہب کی تائید کے لیے احادیث ضعیفہ اور آثار موقوفہ کی ایسی بھرمار کر دی کہ گویا ان لوگوں کے لیے جو علم حدیث میں فرد مایہ ہیں روایات کا دریا بہا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث نبوی کی اشاعت کثیر کے باوجود یہ لوگ علم حدیث میں کم مایہ رہے۔ الا ماشاء اللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حد بندی کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو فرقہ یہ دعویٰ کرنے لگا کہ جب تک ہمارے مخصوص مسلک کو اختیار نہ کرو گے تب تک ہدایت یاب نہ ہو سکو گے جیسا کہ یہود ونصاریٰ نے کہا تھا کہ تم یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تو ہدایت پا جاؤ گے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصَارٰى تَهْتَدُوْا ﴾ (البقرۃ:)

اس کے برخلاف اہلحدیث بجا طور سے یہی کہتے رہے ہیں کہ اسلام ہم کو رسول اللہ ﷺ سے ملا ہے۔ لہٰذا صرف آپ کی بات مانو، صحابہ کرام کا راستہ اختیار کرو اور حدیث نبوی کی اتباع کرو، جیسا کہ یہود ونصاریٰ کے جواب میں یہ وارد ہوا ہے: ﴿ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ﴾ (البقرۃ:)

اے محمد ﷺ آپ ان سے کہہ دو کہ (یہود ونصاریٰ کی پیروی نہیں) بلکہ ابراہیمؑ کی ملت کی پیروی کرو۔ جو حنیف (موحد) تھے۔

جس طرح قرآن مجید نے یہود ونصاریٰ کو جواب دیا ہے اس طرح اہلحدث بھی کہتے ہیں کہ تم رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرو، غیر کی تقلید چھوڑ دو، غیر نبی کی اطاعت کو اپنے اوپر لازم نہ کر کے نبی معصوم اتباع کو اپنے اوپر لازم کر لو، مخصوص حد بندی کے دائرے سے نکل کر شاہراہ محمدی پر آ جاؤ۔

(تاریخ اہلحدیث: ۱۶۸)

• مجھے حیرت ہے کہ ائمہ اربعہ کے زمانہ میں احادیث کے ذخیرے کتابی شکل میں جمع نہیں ہوئے تھے بلکہ اس وقت لوگ دین کو لوگوں کے سینوں سے حاصل کرتے تھے جس کو جس قدر علم تھا اس نے بتا دیا لہٰذا اس وقت اختلاف کا پیدا ہونا ناگزیر تھا۔ اسی وجہ سے سارے ائمہ نے اپنے سچے ایمان کا ثبوت دیتے ہوئے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر میری کوئی بات رسول اللہ ﷺ کی بات سے ٹکرا جائے تو میری بات کو دیوار پر مار دو اور رسول اللہ ﷺ کی بات کو لے لو...... لیکن آج الحمد للہ تفاسیر و احادیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذخیرے وافر انداز میں موجود ہیں ہر ملک، ہر شہر اور ہر مدرسہ میں یہ ذخیرے بکثرت موجود ہیں۔ آج کس عذر کی بناء پر احادیث صحیحہ کو ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ کس بنیاد پر آیات و احادیث قرآنی کی غلط تاویلیں کی جاتی ہیں۔ کیا ان کے سامنے فرمان الٰہی نہیں گزرا:

﴿ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَ تْ مَصِيْرًا﴾ (النساء: ۱۱۵) اور جو شخص ہدایت واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرتا ہے اور مومنین کے راستہ کے علاوہ دوسرے راستہ کی پیروی کرتا ہے تو ہم اس کو اسی کا والی بنا دیں گے جس کو اس نے اختیار کیا ہے اور ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے۔ اور جہنم برا ٹھکانہ ہے۔

اب آپ خود غور کریں کہ صحیح احادیث کو چھوڑ کر موضوع اور ضعیف روایتوں پر اپنے مزعومہ دین کی بنیاد رکھنا رسول اللہ ﷺ کی مخالفت نہیں ہے؟



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث عقائد پر اجمالی نظر

عقیدہ پہچاننے کا سب سے بہترین پیمانہ سلف صالحین وصحابہ کرام کا طریقہ ہے۔جنھوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کو حجت بنایا اور انہی باتوں کو ثابت کیا ہے جن کو خود اللہ نے اپنے لیے ثابت کیا ہے اور جن کو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے لیے ثابت کیا ہے اور ان تمام باتوں کی نفی کر دی ہے جن کی نفی خود اللہ نے کی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے نفی کی ہے۔ بعینہٖ یہی اعتقاد اہلحدیث کا ہے۔ ان کا ایمان ویقین ہے اور اس یقین وایمان کا اظہار زبان سے بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی تنہا معبود برحق ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں، اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔

جماعت اہلحدیث کا ایمان اللہ وحدہ لاشریک پر ہے۔ اس کے تمام فرشتوں پر، تمام آسمانی کتابوں پر، گذشتہ انبیاء، یوم آخرت اور تقدیر پر مکمل ایمان ہے۔جن اسماء وصفات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے ثابت کیا ہے ان کو یہ جماعت ثابت کرتی ہے۔ البتہ نہ تو یہ ان کی کیفیت بیان کرتی ہے اور نہ ہی کسی سے تشبیہ دیتی ہے۔ نہ ہی اس کی تردید کرتی ہے۔ اور نہ ہی اس میں تحریف کرتی ہے۔ بلکہ اسی طرح ثابت کرتی ہے جس طرح اللہ کے لائق ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوریٰ: ١١)

اس کے مانند کوئی نہیں ہے اور وہ سمیع وبصیر ہے۔

اس جماعت کا ایمان ہے کہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی ثانی نہیں۔ نہ ہی اس کا کوئی شبیہ ہے نہ ہی اس کا باپ ہے اور نہ لڑکا۔ اور نہ ہی بیوی ہے، نہ اسکا کوئی اول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے نہ آخر، بلکہ وہی ذاتِ واحد اول وآخر ہے۔

ان کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے لیکن استواء کی کیفیت کیا ہے یہ صرف اللہ کو معلوم ہے ہم اس کی کیفیت نہیں بیان کر سکتے کیونکہ اس نے اس کی کیفیت نہیں بتائی ہے۔

ان کا ایمان ہے کہ اللہ ہی نے تن تنہا بغیر کسی شرکت کے تمام مخلوقات کو پیدا کیا اور وہی سب کا روزی رساں بھی ہے۔ وہ ذات انسانی وساوس کو بھی اچھی طرح جانتا ہے۔

ان کا ایمان ہے کہ ہر چیز کے لیے اللہ کے یہاں ایک وقت متعین ہے جب وہ چاہے گا ہوگا، نہیں چاہے گا نہیں ہوگا۔ ہر چیز کا علم اللہ کو اس کے وجود سے پہلے سے ہے۔ جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا کرتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے۔ یہ سب امور اس کی مشیت پر ہے۔

ان کا ایمان ہے کہ قیامت ضرور واقع ہوگی اور تمام لوگ قبر سے اٹھائے جائیں گے ہر ایک کو اس کا نامۂ اعمال اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ﴾ (الحج: ۷)

اور بیشک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ قبر والوں کو اٹھائے گا۔ مومن جنت میں جائیں گے اور کافر ومشرک کو دائمی جہنم ہے۔ جنت وجہنم برحق ہے۔

ان کا یہ بھی ایمان ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آئے گا اور لوگوں کے حساب وکتاب کے لیے فرشتے صف بصف حاضر ہوں گے۔ امت محمدیہ میں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستر ہزار بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے ہر وقت اور ہر معاملہ میں صرف اپنے رب پر توکل کیا تھا۔ انھیں لوگوں میں حضرت عکاشہ بن محصن ؓ بھی ہیں۔

ان کا ایمان ہے کہ پل صراط پر لوگوں کا گذر ہوگا۔ ہر ایک اپنے اپنے اعمال کے حساب سے گزرے گا۔ جس کا عمل جس قدر اچھا ہوگا وہ اسی قدر تیزی سے گذرے گا۔ اور جس کا عمل کم ہوگا وہ آہستہ سے گزرے گا اور جس کا کچھ بھی نیک عمل نہ ہوگا وہ جہنم میں گر جائیگا۔

حوض برحق ہے امت محمدیہ اس سے سیراب ہوگی۔ لیکن جس نے دین کو بدل دیا ہے یا اس میں کمی بیشی کی ہے یا تبدیلی کی ہے وہ اس نعمت سے محروم ہوگا۔

ان کا ایمان واعتقاد ہے کہ ایمان قول وعمل اور اعتقاد کے مجموعے کا نام ہے۔ یعنی آدمی دل سے اللہ کی وحدانیت کا یقین رکھے۔ پھر اس یقین کا عملی مظاہرہ بھی ہو۔ نیز ایمان گھٹتا و بڑھتا ہے۔ مثلاً طاعت وبندگی سے ایمان بڑھتا ہے اور معصیت ونافرمانی سے ایمان گھٹتا ہے۔

نیز اہلحدیث کے نزدیک عمل کی قبولیت کے لیے دو شرطیں ہیں:

ا۔ وہ عمل خاص اللہ کے لیے ہو (۲) وہ عمل سنت کے مطابق ہو۔

اگر ان دونوں شرطوں میں سے دونوں کسی ایک کی کمی ہے تو وہ عمل مقبول نہ ہوگا۔

اہل قبلہ کو ان کے معاصی کی وجہ سے کافر قرار نہیں دیتے۔ اگر چہ وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہی کیونکہ نہ ہو۔ بلکہ اس کا ایمان رہتا ہے۔ اور نہ فاسق فاجر کا ایمان ختم ہوتا ہے۔

ان کا ایمان ہے کہ شہداء اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور اپنے رب کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ان کا یہ بھی ایمان ہے کہ ہر ایک انسان کے پاس کراماً کاتبین ہوتے ہیں جو اس کے ہر اچھے اور برے عمل کو لکھتے رہتے ہیں۔ اور ملک الموت اللہ کے حکم سے روح قبض کرتے ہیں۔

ان کا اس پر بھی یقین ہے کہ سب سے بہترین زمانہ صحابہ کرام کا زمانہ ہے پھر جو ان کے بعد ہیں اور صحابہ کرام کو ہرگز طعن و تشنیع نہیں کرنا چاہیے۔

جہاد برحق ہے اور بادشاہ کی اطاعت واجب ہے جب تک وہ نافرمانی کا حکم نہ دیں۔ یہ جماعت بدعات وخرافات سے باز رہتی ہے۔ ان کا نظریہ ہے کہ ہر قسم کی بھلائی سلف صالحین کے اتباع میں ہے۔ اور ہر برائی بدعت وخرافات میں ہے۔



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث اور عقیدۂ توحید

توحید اور شرک کا مسئلہ سب سے زیادہ حساس مسئلہ ہے۔ اور عقیدۂ توحید اسلام کا بنیادی رکن ہے، آدمی نماز و روزہ اور دیگر عبادات کا کتنا ہی زیادہ پابند کیوں نہ ہو۔ لیکن اگر عقیدہ توحید میں خلل اور فساد ہے تو اسکا سارا عمل باطل ہے۔ الحمدللہ اس وقت تمام اسلامی فرقوں میں جماعت اہلحدیث ہی وہ تنہا جماعت ہے جس کے یہاں توحید بالکل اسی طرح قائم ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ لے کر آئے تھے۔ اس میں کسی قسم کی کمی وبیشی، تحریف وتاویل، تعطیل وتفویض ہرگز نہیں کی ہے۔ اس جماعت کا ایمان توحید پر اسی طرح ہے جس طرح قرآن میں موجود ہے اور کھلے عام اس کی دعوت بھی دیتی ہے۔ باقی دیگر فرقوں میں توحید کا تصور ہی غائب ہے بلکہ صوفیانہ عقائد ونظریات کا رواج ہے اور اسی کا نام توحید رکھ لیا ہے۔

توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اور اپنی صفات میں اکیلا اور تنہا ہے کوئی دوسرا اس کا شریک وساجھی نہیں ہے۔ لہٰذا بندے کا حق ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات وصفات میں اکیلا اور تنہا مان کر صرف اسی ذات واحد کی عبادت کرے۔ اور عبادت کی تمام قسموں کو اسی کے ساتھ خاص کر دے۔ اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک وساجھی ہرگز نہ بنائے۔ یہی عقیدۂ توحید پچھلے تمام انبیاء کی پہلی دعوت رہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴾ (الانبياء: ٢۵)

اور ہم نے تم سے پہلے جو رسول بھی بھیجے اس کی طرف اسی بات کی وحی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں لہٰذا تم لوگ صرف میری عبادت کرو۔

توحید ہی ہر سعادت کی اصل اور ہر بھلائی کی بنیاد ہے۔ آدمی علم میں کتنا اونچا ہو جائے اور کتنی ہی اعلیٰ ڈگریاں حاصل کر لے۔ لیکن اگر اس کا علم اللہ کی طرف رہنمائی نہ کر سکے تو بیکار ہے۔ سعادت دارین اسی میں مضمر ہے یہی توحید اسلام کی اساس اور بنیاد ہے۔ یہی وہ پہلا زینہ ہے جس پر قدم رکھ کر انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے اور یہی وہ آخری اعتقاد و یقین ہے جس کے ساتھ انسان کو دنیا سے رخصت ہونا چاہیے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

من كان آخر كلامه لا اله الا الله دخل الجنة (ابوداؤد)

یعنی جس کا آخری کلام "لا اله الا الله ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

توحید ہی پہلا اور آخری فریضہ ہے۔ اسی سے ابتدا ہے اور اسی پر انتہا ہے۔ کوئی بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ اس کو تسلیم نہ کرے۔ اسی سے جنت میں جائے گا اور اسی سے جہنم سے نجات ملے گی۔

توحید کی تین قسمیں ہیں:

ا۔ توحید الوہیت:

توحید الوہیت یہ ہے کہ معبود صرف اللہ تعالیٰ ہے اس کا کوئی دوسرا شریک وثانی نہیں ہے۔ لہٰذا عبادت صرف اللہ کی کیا جائے۔ اس کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کیا جائے۔ اسی طرح عبادت کی جتنی قسمیں ہیں۔ مثلاً دعاء، ذبح، نذر و نیاز، نماز، روزہ، حج، قربانی، صدقہ، زکوۃ، خوف ورجاء، یہ سب خالص اللہ کے لیے کی جائیں کسی دوسرے کی عبادت یا رضا اس میں شامل نہ ہو۔ دعا مانگی جائے تو صرف اللہ سے مانگی جائے۔ اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کیا جائے، ایسا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرگز نہ ہو کہ اللہ سے بھی مانگے اور اس کے ساتھ کسی واسطہ کو بھی شامل کرے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ قبر والوں کو، اولیاء اللہ کو اسی طرح پکارا جاتا ہے جس طرح اللہ کو پکارنا چاہیے۔ پریشانی اور مشکل کے وقت اللہ کے بعض نیک بندوں سے مدد طلب کی جاتی ہے مثلاً کہا جاتا ہے کہ ''یا غوث' یا 'یا دستگیر' ہماری مدد کیجیے، یا علی ہماری مشکل حل کیجیے۔ اس طرح کی چیزیں توحید الوہیت کے منافی ہیں اسی طرح قیام، رکوع، سجدہ وغیرہ کی کوئی حالت بھی غیر اللہ کے لیے جائز نہیں ہے۔ اسی طرح قبروں وغیرہ پر سجدہ کی کوئی شکل جائز نہیں بلکہ قبر پر سجدہ شرک ہے۔ اسی طرح گیارہویں والے پیر کے نام کی نذر دی جاتی ہے۔ اور دیگر پیروں، ولیوں کے نام پر نذر و نیاز اور صدقے کیے جاتے ہیں یہ سب شرک ہیں۔ اسی قسم کے شرک میں مبتلا لوگوں کے طرز عمل کو قرآن نے یوں واضح فرمایا ہے:

﴿فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا﴾ (الانعام: ۱۳۶)

وہ لوگ بزعم خود کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے لیے ہے اور یہ ہمارے شریکوں کے لیے ہے۔

گویا اللہ نے واضح کر دیا کہ جو بھی عبادت کرنی ہے یا جو بھی عمل پیش کرنا ہے وہ صرف اور خالص میرے لیے پیش کرو۔ اگر دوسروں کے لیے بھی کرنا ہے اور میرے لیے بھی کرنا ہے تو پھر سب کچھ دوسروں کے لیے کرو۔ میرے لیے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تو صرف وہ عمل قبول کروں گا جو صرف میرے لیے خاص ہو اور اسی چیز کا نام توحید الوہیت ہے۔

۲۔ توحید ربوبیت:

توحید ربوبیت یہ ہے کہ اعتقاد و یقین ہو کہ تنہا اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک ہے، رازق ہے، مدبر ہے، مالک موت وحیات ہے۔ توحید کی یہ قسم ایسی ہے کہ اس کو سارے لوگ تسلیم کرتے ہیں حتیٰ کہ کفار مکہ بھی اس کو مانتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ﴾ (الزخرف: ۸۷)

اگر تو ان سے پوچھے گا کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ خود یہی کہیں گے کہ "اللہ"۔

﴿قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ، وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ، وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ، وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ، فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ أَفَلَا تَتَّقُونَ﴾(یونس: ۳۱)

"آپ کہہ دیجئے کہ تمھیں آسمان اور زمین سے روزی کون دیتا ہے، کون ہے جو آنکھوں اور کان کا مالک ہے، اور کون مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے۔ اور کون معاملہ کی تدبیر کرتا ہے۔ وہ لوگ یہی کہیں گے کہ 'اللہ' پس تم لوگ کیوں نہیں ڈرتے ہو۔"

آیت کریمہ پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے استفہامی اسلوب اختیار کیا ہے اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ جب تمھیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تنہا خالق و مالک اور رازق ہے تو پھر تم اپنی ساری عبادتوں کو اس کے ساتھ کیوں نہیں خاص کرتے، کیوں عبادت میں اس کے ساتھ دوسروں کو شریک بناتے ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ تنہا اس توحید کی اس قسم کو تسلیم کرنے سے بندہ مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنی ساری عبادتوں کو بھی اس کے ساتھ خاص نہ کر دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ﴾ (یوسف: ۱۰۶)

اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے شریک ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔توحید اسماء وصفات:

یعنی اللہ تعالیٰ اپنے اسماء (ناموں) اور صفات میں بھی تن تنہا ہے اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف: ۱۸۰)

''اور اللہ تعالیٰ کے لیے اچھے اچھے نام ہیں لہٰذا تم لوگ اللہ کو انھیں ناموں کے ساتھ پکارو۔''

نیز فرمایا:

﴿ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (الروم:۲۷)

اور اللہ کے لیے اعلیٰ صفات ہیں آسمانوں اور زمینوں میں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ کی ذات ہر قسم کے نقص وعیب سے پاک ہے مخلوق کی کوئی صفت اللہ کی صفت جیسی نہیں ہے، اگر کسی دوسرے کی صفت اللہ کی صفت جیسی مانی جائے تو اللہ کے لیے نقص لازم آئے گا اور یہ غلط ہے اللہ کی ذات عظیم بے نظیر و بے مثال ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اللہ کی جتنی صفتیں بیان کی ہیں اسے بغیر کسی کمی وبیشی کے تسلیم کرنی چاہیئے کسی ایک کا بھی انکار نہیں کرنا چاہیے اور یہ اقرار کرنا چاہیے کہ اللہ کی تمام صفتیں اسی طرح ہیں جس طرح اس کی ذات کے لائق ہیں۔فلاسفہ اور متکلمین نے اللہ کی صفات کو انسانی علوم کے دائرہ میں لاکر سمجھنے کی کوشش کی جبکہ اس کے اسماء وصفات کی صحیح جانکاری۔کے لیے ہمارے پاس صرف وحی الٰہی کا علم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اشیاء کے بارے میں انسانی علم مثالوں کا علم ہے اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذہن میں کسی کی ذات یا صفات سمجھنے کے لیے مثالیں موجود ہوتی ہیں جب کسی کا نام آتا ہے تو فوراً ذہن میں موجود مثال یا شکل سے اس کی ہیئت وکیفیت سمجھ لیتا ہے یہ اصول مخلوق کے لیے صحیح تو ہوسکتا ہے لیکن ذاتِ باری کے لیے ہرگز صحیح نہیں کیونکہ انسان اشیاء کو دیکھتا ہے یا ان کے بارے میں ہیئت کی باتیں سنتا ہے تو فوراً اس کی ایک شکل بنا لیتا ہے۔ اور اللہ کو کسی نے دیکھا نہیں ہے بلکہ اس ذات بے عیب نے اپنی کتابوں اور رسولوں کے ذریعہ جو کچھ بیان کیا ہے وہ صحیح علم ہے اور اسی پر ایمان بھی ضروری ہے عقلی علوم سے کام لینے والوں نے وحی کو چھوڑ کر اپنے قاعدوں سے اللہ کی ذات وصفات کو سمجھنے کی کوشش کی ہے جو کہ صریح جہالت وگمراہی ہے۔

اسی لیے سلف صالحین کے یہاں اللہ کے اسماء وصفات کے بارے میں واضح عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے اور اس کے رسول ﷺ نے اللہ کے لیے جو نام اور صفتیں بیان کی ہیں ہم انہیں اسی طرح تسلیم کرتے ہیں جس طرح اللہ کی ذات کے لائق ہیں۔ اللہ کی ذات کے لائق کیا ہے؟ وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے اللہ نے جتنا علم اپنے نبیوں اور کتابوں کے ذریعہ انسان کو دیا ہے یہی علم کے حصول کا صحیح ذریعہ ہے۔ لہٰذا ہم تحریف وتمثیل وتعطیل نہیں کرتے، ہم اللہ کی صفات کو اسی طرح تسلیم کرتے ہیں جس طرح اس کی ذات کے لائق ہیں۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ کی ذات اور صفات ہر قسم کی نقص وعیب سے پاک ہے۔

اثبات ونفی بھی ہمارا منہج وہی ہے جو کتاب وسنت میں بیان ہوا ہے۔ مثلاً

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (الشوریٰ: ۱۱)

ہم اللہ کے سمیع وبصیر ہونے کا اثبات کرتے ہیں لیکن اس بات کی نفی کرتے ہیں کہ اس کا مثل کوئی ہے اور صفات الٰہیہ کا اثبات اسی طرح کرتے ہیں جس طرح کتاب وسنت نے بیان کیا ہے مثلاً:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ﴾ (طٰهٰ: ۷)

یعنی وہ پوشیدہ اور مخفی بات کو جانتا ہے۔ وہ علیم ہے اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ وہ ہر آن و ہر حکمت کو جانتا ہے وہ عرش پر ہے ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اللہ رات کے آخری حصے میں آسمان دنیا پر آتا ہے۔ اللہ کلام کرتا ہے۔ اللہ ہر حاجت مند کی دعا و پکار کو سنتا ہے۔ ہر چیز کو ہر وقت دیکھتا ہے، وہ پہلے بھی جانتا ہے اور بعد میں جو کیفیت ہو اسے بھی جانتا ہے، وہ قدرت رکھتا ہے اور اپنی قدرت سے جس چیز کو جس طرح چاہے اور جب چاہے بدلتا ہے۔ وہ تدابیر کرتا ہے۔ ہر وقت ہر چیز کو جس طرح چاہے چلاتا ہے، وہ زندہ کرتا ہے، مارتا ہے، بارش برساتا ہے، کھیتیاں اگاتا ہے، وہ حکم دیتا ہے، اور بندوں کے اعمال کو قبول کرتا ہے۔

اللہ کی صفات ذاتی بھی ہیں اور فعلی بھی ہیں اللہ کی ذاتی صفات قرآن میں بیان ہوئی ہیں۔ مثلاً اللہ کے ہاتھ ہیں۔ اللہ کا چہرہ ہے، اللہ کا علم قدرت اور ارادہ بیان ہوا ہے، اور فعلی صفات میں اللہ کا عرش پر ہونا، آسمان دنیا پر نزول فرمانا، پیدا کرنا، رزق دینا وغیرہ بیان ہوا ہے۔

اللہ کی صفات کا انکار کرنے والے فرقوں مثلاً جہمیہ وغیرہ نے اللہ کی ذاتی اور فعلی صفات کا انکار کر کے تاویلیں کیں اور اللہ کے ہاتھ، ارادہ، اور استوا اور نزول کی نفی کی اور اشاعرہ اور ماتریدیہ نے بعض ذاتی و معنوی صفات کو مانا لیکن فعلی صفات کی تاویل کر ڈالی، یعنی اللہ کے عرش پر ہونے کی تاویل کی۔ جبکہ سلف نے بغیر تاویل کیے تسلیم کیا کہ اللہ عرش پر ہے۔ کیونکہ قرآن کی متعدد آیات میں صریحاً بتایا گیا ہے کہ اللہ عرش پر ہے۔ انھوں نے اللہ کی ذاتی اور فعلی صفات کا اقرار کیا جو صفات اللہ کی ذات کے لائق ہیں ان کے ساتھ اللہ کو متصف کیا اور جو چیزیں اللہ کی ذات کے لائق نہیں ہیں مثلاً اونگھنا، نیند کرنا، ان چیزوں سے اللہ کی ذات کو پاک قرار دیا، اور ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کی بنیاد وحی الٰہی کو بنایا۔

سلف نے اللہ کی تمام صفات کو مانا کسی کا انکار نہیں کیا، انھوں نے اپنے آپ کو اللہ کی شریعت کا پابند رکھا۔ عقل کے زور سے کسی کا رد نہیں کیا، اور نہ ہی عقل کی وسعتوں سے کسی کا اقرار کیا، انھوں نے مثالوں کے منطقی نظریے کو اختیار نہیں کیا۔ اس لیے دونوں طرف کی گمراہیوں سے بچ گئے۔

یہود نے اللہ کی صفات کا انکار کیا، الحاد کی بنیاد رکھی اور نتیجہ یہ ہوا کہ تحریفات کے ذریعہ وہ اللہ کی شریعت کے باغی ہو گئے۔ اور نصاریٰ نے غلو کیا۔ مخلوق کو اللہ کے مشابہ قرار دیا۔ عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا، اللہ کی مثل قرار دیا اور شرک کے مرتکب ہو کر گمراہ ہو گئے اور اللہ کی شریعت کو بھول گئے۔

اسی طرح امت مسلمہ میں گمراہ فرقوں کی پھیلائی ہوئی گمراہیاں ہیں۔ جنھوں نے صفات الٰہیہ کا انکار کیا او رتحریف وتاویل کا بازار گرم کیا انھوں نے شریعت اسلامیہ کی بیشتر چیزوں کا انکار کر دیا۔ اور الحادی طریقے اختیار کر کے غیر اسلامی چیزوں کو رواج دیا یہ خاص یہود کا طریقہ ہے۔ اسی طرح دوسرے طبقہ کے لوگوں نے انبیاء اور اولیاء کو اللہ کی صفات سے متصف قرار دے کر شرکیہ عقائد کو عام کیا۔ بہت سے لوگوں میں یہ عقائد پھیلے ہیں کہ اللہ اور نبی میں کوئی فرق نہیں ہے اولیاء بھی اللہ کا پرتو ہیں۔ نبی غیب جانتے ہیں، حاضر وناظر ہیں، مختار کل ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب باتیں اور اعتقادات دین میں غلو کا نتیجہ ہیں اس سے آج بھی شرک پھیلا ہے جس طرح پچھلی امتوں میں پھیلا تھا۔



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اہل حدیث نیا فرقہ ہے؟

آج مقلدین حضرات خواہ وہ دیوبندی ہوں یا بریلوی بڑے زور وشور سے لوگوں کو یہ باور کرانے کی سعی ناکام کررہے ہیں کہ اہلحدیث ایک نیا فرقہ ہے، آج کی پیداوار ہے، لامذہب ہے، وہابی ہے، اس کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے............ لیکن آپ حقیقت کے آئینہ میں جھانک کر دیکھیں گے کہ اس جھوٹے اور غلط دعووں کی حقیقت کیا ہے، تو آپ کو خود معلوم ہو جائے گا کہ یہی جماعت حق پر ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی فرد یا جماعت کو صحیح یا غلط اس کے عقیدہ واعمال کی بنیاد پر ہی کہا جا سکتا ہے، اب آیئے دیکھیں کہ عقیدہ واعمال کے صحیح یا غلط ہونے کا معیار کیا ہے؟ کیا اسلام نے کوئی پیمانہ دیا ہے جس پر وزن کر کے یہ کہا جائے کہ یہ مذہب یا یہ فرد صحیح ہے اور یہ غلط ہے۔ اگر کوئی پیمانہ ہے تو وہ کونسا ہے؟ یقیناً آپ جواب میں یہی کہیں گے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اسلام کا معیار قرآن مجید اور احادیث صحیحہ ہیں اور یہی وہ پیمانہ اور معیار ہے جس پر وزن کر کے کسی کو صحیح یا غلط کہا جا سکتا ہے۔ اب آپ یہ دیکھیں کہ قرآن مجید نے کونسا عقیدہ دیا ہے اور کس عقیدے کی نفی کی ہے۔ قرآن کے بنیادی تعلیمات کیا ہیں؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ وعمل اور منہج کیا تھا؟ کیا وہ تقلیدی ذہن کے حامل تھے یا کسی ذات گرامی کے پیروکار تھے۔ اگر وہ کسی ذات کے پیروکار تھے تو وہ ذات گرامی کونسی تھی؟ ان تمام سوالات کے صحیح جواب ڈھونڈھنے کے بعد دیکھئے کہ جماعت اہلحدیث کے عقیدہ ومنہج میں اور خیر القرون کے عقیدہ ومنہج میں کوئی مطابقت ہے یا نہیں؟ اگر مطابقت ہے اور یقیناً ہے تو اس جماعت کی ابتدا بھی وہیں سے ہے۔ اس حقیقت کے باوجود اہلحدیث کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا مذہب کہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ قائل خود جھوٹا اور فریبی ہے۔

قارئین کرام! میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے گذشتہ صفحات میں اس جماعت کے عقیدہ و مسلک کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر لی ہیں اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنی بستی، اپنے قرب و جوار میں رہنے والے اہلحدیثوں کو دیکھا ہوگا کہ ان کے یہاں نہ مزار ہے نہ درگاہ، نہ قبر پرستی ہے، نہ عرس و میلہ، نہ شرک و بدعت ہے، ان کے گھر میں صرف قرآن و حدیث ہے۔ ان کے مدارس میں انہی دونوں مصادر کی تعلیم دی جاتی ہے، وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، ارکان اسلام کو بالکل اسی طرح ادا کرتے ہیں جس طرح رسول اللہ ﷺ نے ادا کیا تھا۔ اب آپ خود بتائیں کہ وہ مسلمان ہیں یا نہیں؟ وہ مذہبی ہیں یا لا مذہب، آپ یقیناً کہیں گے کہ وہی حقیقت میں مسلمان ہیں۔

مسلمان بھائیو! جماعت اہلحدیث کو لا مذہب اس لیے کہا جا رہا ہے کہ وہ نہ تو کسی امتی کی تقلید کرتی ہے، نہ ہی وہ شرک و بدعت میں مبتلا ہے۔ درگاہ پرستی اور مزار پرستی کو شرک سمجھتی ہے۔ عرس و میلہ نہیں مناتی ہے، اپنے اور رب کے درمیان کسی کو واسطہ نہیں بتاتی ہے، شب براءت یا عید میلاد النبی نہیں مناتی ہے اگر یہ سب خرافات اور شرک و بدعات نہ کرنے کی وجہ سے اسے لا مذہب کہا جا رہا ہے تو ہمیں یہ قبول ہے کہ ہم اس مذہب کو باطل قرار دیتے ہیں کیونکہ اس کا قرآن و حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ تمہیں مبارک ہو۔ ہم تو الحمدللہ محمد ﷺ اور ان کے دین پر ایمان لائے ہیں جو دین عقیدہ توحید ہے۔ جو شرک و بدعت سے پاک ہے، جس میں قبر پرستی ہے نہ مزار پرستی، نہ ہی مردوں کا واسطہ ہے نہ بدعات و خرافات ہیں، وہ دین جو لوح محفوظ سے حضرت جبریل امین لائے تھے اور محمد عربی ﷺ کو سکھاتے تھے، یعنی ہمارا ایمان صرف قرآن و حدیث پر ہے۔ الحمدللہ ہمارے مذہب کی صداقت ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ ئے دن ہمارے بھائی جن کو اللہ توفیق دیتا ہے وہ اس میں داخل ہوتے جا رہے ہیں۔علماء بھی داخل ہوتے ہیں اور عوام بھی۔

مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی صاحب نے کسی فرقہ کی جدت وقدامت کے بارے میں بہت عمدہ فیصلہ تحریر کیا ہے یہاں بطور اختصار عرض ہے آپ فرماتے ہیں:

کسی فرقے کی جدت وقدامت معلوم کرنے کے لیے تین باتوں پر نظر کرنی چاہیے:

۱۔ اس کے منسوب الیہ کو دیکھیں کہ اس کا وجود کب سے ہوا۔ یہ ایک بدیہی امر ہے کہ اہلحدیث کا منسوب الیہ حدیث نبوی ہے اور ظاہر بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال اور تقاریر کا نام حدیث ہے۔اور یہ سب آپ کی حیات مبارکہ ہی میں صادر ہوئے ہیں۔لہٰذا اہلحدیث اپنی نسبت اسی حدیث کی طرف کرتے ہیں اور یہ بھی متعین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں صرف کتاب اللہ اور آپ کے اقوال وافعال کی ہی پیروی تھی نہ تو کسی کی رائے پر عمل تھا اور نہ ہی کسی کے قیاسی اصول پر شرعیات کی بنا رکھی جاتی تھی۔اور آپ کی موجودگی میں کوئی دوسرا شخص واجب الاتباع ہو بھی نہیں سکتا تھا۔اب قرآن مجید تو وہی ہے اور آپ کے اقوال وافعال ذخیرہ حدیث کی شکل میں موجود ہیں اور یہی ہمارا دستور العمل ہے اسی بنیاد پر اہلحدیث اپنے آپ کو حدیث نبوی کو اپنا منسوب الیہ قرار دیتے ہیں۔

اہلحدیث کے علاوہ جتنے فرقے ہیں چونکہ ان کے پیشوا رسول اللہ ﷺ کے بعد وجود میں آئے اس لیے وہ فرقے جدید ہیں اور حقیقت میں انہی لوگوں نے دین واحد میں فرقہ بندی کی اور ایک امت کو کئی فرقوں میں تقسیم کر دیا۔

۲۔ یہ کہ اس فرقے کے امتیازی اصول ومسائل کو دیکھا جائے کہ آیا یہ اصول صاحب شرع کے مقرر کردہ ہیں یا اس کے بعد کسی دوسرے نے ان سب کو یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے بعض کو وضع کیا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جس جماعت کے امتیازی اصول ومسائل رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ ہوں گے وہ جماعت دراصل محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہوگی اور جس فرقہ کے امتیازی اصول ومسائل کسی امتی کے مقرر کردہ ہوں گے وہ فرقہ ایک خاص فرقہ ہونے کی حیثیت سے آپ کی طرف حقیقی معنی میں منسوب نہیں ہو سکے گا بلکہ اس کی نسبت اس شخص کی طرف ہوگی جس نے اس کے اصول ومسائل وضع کیے ہیں چونکہ اہلحدیث کا اصل اصول کتاب اللہ اور سنت صحیحہ ہیں اس لیے وہ علی رؤس الاشہاد کہتے میں بجا ہیں کہ ہماری ابتداء رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے ہے۔ کیونکہ ہمارا کوئی عقیدہ یا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ کا سکھایا ہوا نہ ہو یا عصر صحابہ میں اس پر عمل نہ ہوا ہو۔ ہمارا ظاہر وباطن کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے موافق ہے۔

۳۔ یہ کہ تاریخی طور پر اس فرقہ کے اصول وضوابط کو دیکھا جائے گا کہ ان پر عمل کب سے شروع ہوا ہے۔ آیا رسول اللہ ﷺ کے وقت میں، یا آپ کے بعد عصر صحابہ میں ان اصولوں پر عمل تھا یا نہیں۔ یہ اس لیے کہ اسلام ایک عملی مذہب ہے اور اس کا علم بھی عمل سے متعلق ہے صرف قولی نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ اس کے آخری نبی ہیں اور صحابہ کرام آپ سے علم وعمل حاصل کرنے والے ہیں اگر تاریخی طور پر یہ ثابت ہو جائے کہ یہی اصول ومسائل زمانہ نبوی میں مسلم تھے تو اس کے متبعین کی رسول اللہ ﷺ کی حیات میں موجودگی لازمی امر ہے۔ ورنہ نیا فرقہ ہونا یقینی ہے۔ لیکن الحمد للہ یہ بدیہی امر ہے کہ انہی اصول ومسائل پر عہد نبوی میں عمل تھا۔ عصر صحابہ اور عصر تابعین وتبع تابعین میں بھی اسی پر عمل تھا۔ اس کے علاوہ کسی دوسرے کو وہ تصور نہیں کر سکتے تھے۔

﴿اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الاعراف)

تم لوگ اس بات کی پیروی کرو جو تمھاری طرف تمھارے رب کی جانب سے نازل ہوئی ہے اور اس کے علاوہ کسی دوسرے اولیاء کی پیروی مت کرو۔

اس سے معلوم ہوا کہ اہلحدیث کوئی نیا فرقہ یا جماعت نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ ہی سے اس کا وجود ہے۔ فللّٰہ الحمد والشکر.

(تاریخ اہلحدیث: ص ۱۲۱)



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا دنیا میں اہلحدیث کا وجود ہے؟

گذشتہ صفحات میں واضح انداز میں اہلحدیث کی تعریف، ان کے عقائد واعمال اوران کے منہج کے متعلق تفصیلی بحث کی گئی ہے اس کے باوجود اگر کوئی سوال کرے کہ اہلحدیث کہاں ہیں؟ اور عام مسلمانوں کے درمیان ان کی پہچان کیا ہے؟ تو بہت اختصار کے ساتھ اس کا جواب عرض کیے دیتا ہوں کہ:

''اہلحدیث وہی لوگ ہیں جن کی صفت خود رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے اور ایسی علامت بتلائی ہے جو سورج کی طرح واضح ہے شرط یہ ہے کہ تعصب اور نفسانیت اور تقلید کا چشمہ اتار کر اپنے اردگرد دیکھا جائے۔ انشاء اللہ ضرور نظر آجائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

" لاتزال طائفة من امتی ظاهرين حتیٰ یاتی امر الله وهم ظاهرون" (رواه البخاری) میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے (یعنی قیامت آجائے) تو وہ اس وقت بھی دوسرے لوگوں پر غالب رہیں گے۔ صحیح مسلم میں یہ زیادہ ہے " لا یضرهم من خذلهم حتیٰ یاتی وعد الله وهم کذلک "یعنی جو کوئی اس گروہ کا ساتھ چھوڑ دے گا وہ ان کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکے گا حتی کہ اللہ کا وعدہ (دنیا کے فنا ہونے کا) آجائے گا اور وہ اسی حالت پر رہیں گے یعنی وہ ہمیشہ غالب رہیں گے۔ اس مبارک توجیہات وارشادات کی روشنی میں اس جماعت کی ظاہری پہچان یہ ہے:

ا۔ یہ جماعت اپنے عقیدہ واعمال میں انہی اصول پر قائم ہے جن کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی تھی اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن پر عمل پیرا تھے۔ اس میں ذرا بھی کمی وبیشی کو جائز تصور نہیں کرتے۔ اس کا ظاہر وباطن عین سنت کے مطابق ہے جبکہ دوسری جماعتیں آپ کے صحیح طریقہ کو چھوڑ کر لوگوں کی آراء ونظریات پر عمل کرتی ہیں۔

۲۔ یہ جماعت ہمیشہ موجود رہی ہے صحابہ کرام کے زمانہ سے لے کر آج تک اور قیامت تک باقی رہے گی یہ جہاں بھی ہیں اتباع سنت کے لیے مشہور ہیں جبکہ دوسری جماعتیں جیسے حنفی' شافعی وغیرہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھیں۔ ان کا وجود بہت بعد میں ہوا۔

۳۔ یہ لوگ سلف صالحین کے عقیدہ پر قائم ہیں اور سلف صالحین سے مراد صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین وغیرہ ہیں ان کے عقائد باقاعدہ علماء کی کتابوں میں موجود ہیں جیسے امام احمد، امام بخاری، ابن ابی عاصم، امام دارمی، عبداللہ بن احمد، ابن خزیمہ وغیرہم کی کتابوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ جبکہ دوسری جماعتیں جیسے حنفی حضرات مختلف قسم کے شرک وبدعات میں ملوث ہیں۔

۴۔ یہ جماعت توحید پر قائم ہے ہر قسم کے شرک وبدعات اور خرافات اور خیالات وتوہمات، صوفیانہ طریقوں سے پاک ہے۔ نہ تو قبروں کا طواف کرتی ہے نہ ہی ان کا مسح کرتی ہے نہ ان سے کسی قسم کی امیدیں وابستہ رکھتی ہے نہ ان کے نام پر نذر ونیاز کرتی ہے۔ نہ ہی ان کا واسطہ لیتی ہے۔ نہ آثار کے پیچھے پڑتی ہے۔ نہ ہی غیر اللہ کو پکارتی ہے، نہ مردوں سے فریاد کرتی ہے، نہ ہی قبروں پر قبہ وغیرہ بناتی ہے نہ ہی عید میلاد النبی یا دیگر بدعی مجلسیں منعقد کرتی ہے۔ جبکہ دوسری جماعتوں میں یہ ساری خرابیاں موجود ہیں۔

۵۔ یہ جماعت شعائر دین پر مکمل طرح قائم ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح ان کی نماز ہوتی ہے، منکرات وفواحش کے پیچھے نہیں پڑتے اور نہ ہی بدعات وخرافات کے قریب جاتے ہیں۔ یہ جہاں بھی ہیں علی الاعلان حق واضح کرتے ہیں، توحید وشرک کی وضاحت کرتے ہیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

آج الحمدللہ یہ جماعت اپنے مختلف ناموں کے ساتھ دنیا کے ہر گوشہ میں تقریباً موجود ہے مثلاً ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش میں اہلحدیث کے نام سے، مصر وسوڈان میں انصار السنۃ المحمدیہ کے نام سے، شام میں اہل حدیث والاثر کے نام سے مشہور ہیں سعودی عرب میں یہ جماعت سب سے واضح انداز میں موجود ہے۔



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کی خصوصیات

۱۔ اہل حدیث کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ عقائد وعبادات، معاملات، اخلاق وسلوک وتفسیر غرضیکہ تمام معاملات میں رسول اللہ ﷺ کی متعین کردہ ہدایت پر گامزن ہے۔

۲۔ ہر ایک مسئلہ میں خواہ وہ علمی ہو یا عملی ہو حق کی تلاش ہوتی ہے اور حق ان کے نزدیک وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے قول کے موافق ہو اس کے مخالف نہ ہو۔

۳۔ اس جماعت کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے اس کی دلیل ڈھونڈھتی ہے کہ آیا اس عمل کا ثبوت قرآن وسنت صحیحہ سے ہے یا نہیں ہے، اگر ہے تو اسے لازم پکڑتی ہے اور اگر کتاب وسنت سے ثابت نہیں ہے تو اسے دیوار پر مار دیتی ہے۔

۴۔ نصوص کی مکمل پیروی کرتی ہے اور نصوص سے مراد کتاب وسنت صحیحہ کے نصوص مراد ہیں۔ اگرچہ وہ نصوص کسی کے مخالف ہی کیوں نہ ہوں وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے، کیونکہ کتاب اللہ پر عمل ہی دراصل اللہ کی فرمان برداری ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت صحیحہ کی پیروی ہی دراصل رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہے۔ اب جو شخص اپنی عقل یا قیاس یا کسی کی رائے کیوجہ سے نصوص کو ٹھکرا دیتا ہے تو اس پر اطاعت وفرمانبرداری کا اطلاق نہیں ہوگا بلکہ وہ مخالفین نصوص کے زمرہ میں آجائے گا۔

۵۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ کسی حدیث پر عمل کرنے سے پہلے اس حدیث کی صحت وضعف پر نظر کرتی ہے کہ آیا وہ حدیث صحیح ہے یا نہیں اگر صحیح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو عمل کرتی ہے اور اگر ضعیف ہے تو اسے چھوڑ دیتی ہے۔ کیونکہ بعد کے لوگوں نے بہت سی حدیثیں گھڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ اور آپ نے بغیر علم اور بغیر ثبوت کوئی بات کہنے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے:

"من حدّث عني بحديث يرىٰ انه كذب فهو احد الكاذبين"

(رواه مسلم في المقدمه) جس نے میری طرف منسوب کر کے کوئی بات بیان کی اور وہ بات جھوٹ معلوم ہوتی ہے تو قائل جھوٹا ہے۔

نیز آپؐ نے یہ بھی فرمایا:

"كفىٰ بالمرء اثما ان يحدث بكل ما سمع" (مسلم في المقدمه)

آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ جو کچھ سنے اسے بیان کرتا پھرے۔

لہٰذا جب تک حدیث پایۂ ثبوت کو نہ پہونچے اور صحت کے شروط اس میں موجود نہ ہوں وہ حدیث ظن مرجوح کے قبیل سے ہوگی اور ظن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث" گمان سے بچو کیونکہ ظن وگمان یہ جھوٹی بات ہے۔

ظاہری بات ہے کہ شریعت ایک حقیقت ہے اور حقیقت کی بناء ظن وگمان پر نہیں رکھی جاسکتی بلکہ اس کی بناء انتہائی محکم اور ٹھوس ہونی چاہیے الحمد للہ امت میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جن کو اللہ نے ایسی صلاحیت عطا کی تھی کہ وہ احادیث کی چھان بین کر سکیں۔ اس کے ضعف کا پتہ چلا سکیں۔ صحیح اور غیر صحیح کے درمیان تمیز پیدا کر سکیں اور کیا بھی ایسے ہی۔ انہی محدثین کرام کی محنتوں کا ثمرہ ہے کہ آج احادیث نبویہ صاف وشفاف شکل میں ہمارے پاس موجود ہیں انھوں نے ضعیف وموضوع اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراسیل تمام روایتوں کو صحیح روایتوں سے الگ کر دیا ضعیف اور موضوع پر مشتمل مستقل کتابیں مکتبات میں موجود ہیں۔ لہٰذا اب ہمارے لیے کوئی عذر نہیں ہے کہ ہم حدیث کو کیسے پہچانیں کہ صحیح ہے یا غیر صحیح۔ بلکہ فوراً ان ذخیروں کو دیکھیں تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ حدیث ضعیف ہے یا قوی۔ صحیح ہے یا غلط۔

۶۔ وہ عادات وتقالید یا رسم ورواج کے پیچھے نہیں پڑتی ہے بلکہ جو طریقہ بھی کتاب اللہ اور سنت صحیحہ کے خلاف ہو اسے چھوڑ دیتی ہے اسی طرح کسی عالم یا مفتی کا قول بھی اگر کتاب وسنت صحیحہ کے خلاف ہے تو اس کو بھی چھوڑ دیتی ہے۔ ان کا نظریہ ہے کہ اگر کوئی حق واضح ہو جانے یا حق جاننے کے باوجود بھی غلطی پر مصر ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ حقیقت سے اعراض کر رہا ہے۔ اس کی نیت میں اخلاص نہیں ہے۔ وہ خیر القرون کے رستہ سے ہٹا ہوا ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ عقیقہ کرنا سنت ہے اور یہ سنت بکثرت احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اس پر عمل بھی صحابہ کرام کے زمانہ سے اب تک چلا آرہا ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ نے اس کو جاہلی طریقہ بتایا ہے۔ امام نوویؒ نے کہا ہے۔ ابوحنیفہؒ نے فرمایا، نہ یہ (عقیقہ) سنت ہے اور نہ واجب، بلکہ یہ بدعت ہے۔ (المجموع شرح المهذب للنووی: ۸/۴۴۷)

اب سنت صحیحہ کے واضح ہونے کے بعد کہ عقیقہ سنت ہے اگر کوئی امام ابوحنیفہ کے اس قول پر عمل کرتا ہے تو گویا اس کو حق کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ وہ متعصب ہے اسے صرف اپنے امام کی بات چاہیے خواہ وہ کتاب وسنت کے خلاف ہو۔



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زہد و تصوف کے بارے میں اہلحدیث کا نظریہ

جیسا کہ ہم گذشتہ صفحات میں واضح کر چکے ہیں کہ اہلحدیث کا منہج اور طریقہ کار کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ اس سے زیادہ کا تصور ضلالت وگمراہی کا سبب ہے۔ لہٰذا یہ جماعت انہی عبادتوں کو تسلیم کرتی ہے جو مذکورہ دونوں مصدروں میں موجود ہے اور وہی طریقہ عبادت تسلیم کرتی ہے جو بسند صحیح رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ اس حقیقت کے بعد جب ہم رسول اللہ ﷺ یا عہد صحابہ کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو وہاں ہمیں صرف مسلمانوں کے لیے مومن ومسلم کا لفظ ملتا ہے۔ نہ وہاں تصوف تھا اور نہ ہی اس کا مروجہ طریقہ کار جبکہ یہ سب بعد کی پیداوار ہیں۔ ہاں اسلام نے عبادت کا جو تصور پیش کیا ہے اس کو اگر دائرہ میں رہ کر ادا کیا جائے مثلاً فرائض خمسہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اوامر کی بجا آوری اور نواہی سے اجتناب مکمل طرح موجود ہے، شریعت نے جو حقوق متعین کیے ہیں ان کا پاس ولحاظ ہو مختصر یہ کہ کتاب وسنت کی پیروی بدرجہ اتم موجود ہو، ان تمام کی ادائیگی پر اگر کوئی شخص ایسے آدمی پر صوفی کا اطلاق کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ اگر کسی نے زہد وعبادت سے چمٹ کر دنیا سے انقطاع کر لیں اور گوشہ نشین ہو گیا تو جاہل لوگ اسی کو صوفی اور ولی اللہ کہنے لگے اور بعد میں یہی اولیاء اللہ لوگوں میں مطاع اور حاجت روا سمجھے جانے لگے۔ اس طرح شریعت کے مقابلہ میں ایک نئے دین یعنی "طریقت" کی بنیاد پڑ گئی۔ اور رفتہ رفتہ لوگ اس طریقت کو اس قدر اہمیت دینے لگے کہ اسلام کی صاف وشفاف اور روشن تعلیمات اور شریعت کی ہدایات اور واضح طور طریقے لوگوں کے ذہنوں سے بالکل فراموش ہو گئے۔ اللہ کی رضا کے بجائے اولیاء اللہ کو راضی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنے اور ان سے حاجتیں طلب کرنے کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں نوع بنوع بدعات وخرافات نے جنم لے لیا۔ مثلاً نیاز، فاتحہ، چڑھاوا بجاوا، عرس وگیارہویں وغیرہ جیسے شرکیہ اعمال کا اسلامی سماج میں رواج پڑ گیا پھر بعد میں لوگ ان ساری خرافات ہی کو اصل دین سمجھنے لگے ان سے روکنے والوں کو حقیر نگاہوں سے دیکھنے لگے، ان کو کافر تک کہہ ڈالا گیا ان سے سلام وکلام، رشتہ مناکحت تک بند کر دیئے گئے یہ ہے اس تصوف کا انجام کار، ظاہری بات ہے کہ ان تمام خرافات یا تصوفانہ نظریہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جس طریقہ عبادت کا اسلام میں تصور نہ ہو اس کو اہلحدیث کیسے تصور کر سکتا ہے۔



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برصغیر کی سیاست میں اہل حدیث کا مثالی کردار

گزشتہ اوراق میں آپ نے اہلحدیث کے وجود اور اس کے اعتقادی و منہجی نظریات کا تفصیلی مطالعہ کیا اب آیئے دیکھیں کہ برصغیر میں علمی و فکری، و اصلاحی اور سیاسی میدان میں ان کا کردار کیسا ہے۔ چونکہ یہ موضوع بہت تفصیل طلب ہے اس کا ہر موضوع ایک مستقل کتاب چاہتا ہے مگر میں انتہائی مختصر انداز میں ان موضوعات پر ہلکی روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا تاکہ قارئین کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ جماعت حقہ نہ صرف اعتقادات و نظریات ہی تک محدود رہی ہے بلکہ ہر میدان میں علی منہاج النبوۃ کا کردار بھی پیش کیا ہے۔

قارئین کرام! آپ کو معلوم ہے تقریباً تیرہویں صدی ہجری اور انیسویں صدی عیسوی کا زمانہ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ہر اعتبار سے زبردست پریشانیوں کا زمانہ تھا۔ اس وقت ہر اعتبار سے خواہ دینی ہو یا مذہبی، سیاسی ہو یا اقتصادی۔ لوگ تنزلی و پستی کے عمیق غار میں گرے ہوئے تھے۔ ان حالات سے متاثر ہو کر اللہ کے کچھ عظیم اور نیک بندوں نے قوم کی رہنمائی کا بیڑا اٹھایا جن میں سید احمد شہید بریلوی اور مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ یہ پاک طینت لوگ اجتماعی طور پر میدان عمل میں نکلے اور پورے ملک میں پھیل گئے، ان کی باقاعدہ ایک تحریک تھی جس کا مقصد محض یہ تھا کہ مسلمان شرک و بدعت سے دور ہوں، ہندوانہ رسم ورواج جوان میں رچ بس گئی تھیں اس سے بالکل کنارہ کش ہو جائیں، اور اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی کو استوار کریں، عقیدہ و عمل میں پختگی کے ساتھ ساتھ نماز و روزہ کی پابندی کریں۔ دوسرا مقصد اس عظیم تحریک کا یہ تھا کہ اس ملک سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامراجی اقتدار کو بالکل ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ ان عظیم مقاصد کے حصول کے لیے پوری جدوجہد کی اور برصغیر میں ایک تہلکہ برپا کر دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس ملک میں احیاء دین کی یہ پہلی باقاعدہ تحریک تھی جس کا بنیادی مقصد خالص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی نشر و اشاعت تھا پھر اسی کے ذریعہ مسلمانوں کو دعوت جہاد دے کر انگریز اقتدار کو ختم کرنا تھا۔

۱۷ر جمادی الآخر ۱۲۴۱ھ مطابق ۱۷ر جنوری ۱۹۲۴ء کو امیر مجاہدین سید احمد بریلوی کی قیادت میں پہلا قافلہ روانہ ہوا یہ قافلہ تقریباً پانچ چھ سو غازیوں پر مشتمل تھا۔ جونہی اس مختصر قافلے نے آزاد مرکز میں پڑاؤ کیا سکھوں کی فوج مقابلے کے لیے نکل آئی اور جنگ کے لیے چیلنج کر دیا۔ شیر دل مجاہدین نے انتہائی خندہ پیشانی سے اس چیلنج کو قبول کیا اور لڑائی کا سلسلہ شروع ہو گیا چونکہ حالات ہنگامی تھے اور نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لیے اور مفتوحہ علاقوں کا انتظام سنبھالنے کے لیے ایک نظام حکومت کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ۱۳ر جمادی الآخر ۱۲۴۲ھ مطابق ۱۰ر جنوری ۱۹۲۷ء کو ایک اکثریت علماء کرام پر مشتمل تھی۔ اور جہاد کی زمام قیادت انہی کے ہاتھ میں تھی۔ علماء کرام میں مولانا محمد اسمٰعیل دہلوی، مولانا عبدالحئی، مولانا کرامت اللہ جونپوری، مولانا سید اولاد حسن قنوجی، مولانا ولایت علی عظیم آبادی، مولانا سید احمد علی رامپوری، غرض یہ کہ بہت سے اصحاب فضل و کمال اور اہل علم اس جماعت میں شامل تھے جو محض اعلاء کلمۃ اللہ اور ملک سے انگریز کے اقتدار کو ختم کرنے کے لیے میدان میں اترے تھے۔ لیکن حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ میدان بالاکوٹ میں سکھوں سے مقابلہ کرنے کی وجہ سے سید احمد بریلوی اور مولانا محمد اسمٰعیل دہلوی اور دیگر بہت سے علماء کرام کو جام شہادت نوش کرنا پڑا۔

معرکہ بالاکوٹ کے بعد بھی مجاہدین خاموش نہیں رہے بلکہ ہمیشہ انگریزوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف جہاد کرتے رہے کیونکہ مجاہدین کی یہ تحریک ایک منظم تحریک تھی جو تقریباً پوری ایک صدی تک انگریزوں کے خلاف لڑتی رہی ان کو کبھی سکون سے نہیں رہنے دیا حتیٰ کہ ان کی بنیادیں متزلزل ہو گئیں۔ الحمدللہ یہ تحریک شروع سے آخر تک علماء کرام پر مشتمل رہی اور اس کار خیر میں تعاون دینے والے بھی اہلحدیث تھے۔

۱۸۸۵ء میں آل انڈیا کانگریس معرض وجود میں آئی یہ مسلمانوں اور ہندوؤں کی مشترکہ سیاسی جماعت تھی اس میں علماء اہلحدیث نے بھرپور حصہ لیا۔ اور اپنے اپنے علاقوں میں بعض اہم منصب پر فائز بھی رہے۔ مولانا عبدالقادر منصوری ۱۹۲۰ء سے ۱۹۳۰ء تک پنجاب کانگریس کمیٹی کے صدر رہے، مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ نے ۱۹۲۹ء سے ۱۹۴۶ء تک اس صوبے کی کانگریس کمیٹی کی زمام صدارت سنبھالے رکھی۔ مولانا محمد اسمٰعیل سلفی پنجاب کانگریس کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی کے رکن تھے۔ مولانا عطاء اللہ حنیفؒ صاحب فیروز پور شہر کی کانگریس کمیٹی کے نائب صدر تھے۔ مولانا ابو القاسم بنارسی اور مولانا عبدالوہاب آرویؒ اسی نقطہ فکر کے حامل تھے۔ غرض یہ کہ برصغیر کے بہت سے اہل حدیث علماء کی وابستگی کانگریس کے ساتھ رہی اور سیاست میں انھوں نے وہی راہ اختیار کی جو مولانا ابوالکلام آزاد کی تھی۔ اس کے لیے انھوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور ہر تکلیف کو خندہ پیشانی سے گوارا کیا۔ ۱۹۰۶ء میں مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا تو اہل حدیث علماء نے اس پلیٹ فارم پر بھی خدمات انجام دیں۔ پہلی جنگ عظیم کے اختتام کے بعد ۱۹۱۹ء میں آل انڈیا خلافت کمیٹی قائم ہوئی اس میں بھی علماء اہل حدیث نے بھرپور حصہ لیا۔ بعد میں بعض وجوہ کی بناء پر خلافت کمیٹی دو حصوں میں تقسیم ہوئی تو پنجاب کی خلاف کمیٹی جسے مولانا محمد علی جوہر پنجابی کہتے تھے۔ وہ صرف اہل حدیث حضرات پر مشتمل تھی جسے وہ وہابیوں کی جماعت قرار دیتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۱۹ء میں مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مولانا سید داؤد غزنوی کی دعوت پر امرتسر میں ہندوستان کے علماء کرام کا اجتماع ہوا جس میں ان دونوں بزرگوں کی تجویز سے جمعیت علماء ہند کا قیام عمل میں آیا۔ یہ برصغیر کے اہل علم و فضل کی بہت بڑی تنظیم تھی۔ اس میں کثیر تعداد میں علماء اہل حدیث شامل تھے۔ مثلاً مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابراہیم سیالکوٹی، مولانا سید داؤد غزنوی، مولانا محمد اسمٰعیل سلفی، مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا عبد المجید سوہدروی، مولانا عطاء اللہ حنیف، مولانا محمد جونا گڑھی، مولانا عبد القادر منصوری، مولانا ابو القاسم بنارسی، مولانا عبد الوہاب آروی، مولانا محمد علی لکھنوی، مولانا محی الدین احمد منصوری، ان کے علاوہ مزید بے شمار علماء عظام شامل تھے۔ ۱۹۴۶ء میں جمعیت علماء اسلام قائم ہوئی۔ اس کے پہلے صدر مولانا شبیر احمد عثمانی اور نائب صدر مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی تھے۔ اس کا پہلا اجلاس کلکتہ میں ہوا تھا۔ اہل حدیث علماء کرام نہ صرف اس میں شامل تھے بلکہ اس کے بانیوں میں سے تھے۔ بہر حال قصہ بہت طویل ہے۔ اس کے لیے مستقل تصنیف چاہیے۔ علماء کرام نے اپنے اس موضوع پر تفصیل سے قلم اٹھایا ہے جسے دیکھا جا سکتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ چشم کائنات گواہ ہے کہ تحریک جہاد ہو یا آزادی ہند کا مرحلہ، قادیانی جعلی نبوت کا تعاقب ہو یا تحریک شدھی کا انسداد، کشمیر، کپورتھلہ اور مغلپورہ ایجی ٹیشن ہو یا مسئلہ شہید گنج، مدح صحابہ کی تحریک ہو یا اصلاح رسول کا پروگرام، آئینی جنگ ہو یا فرنگی سامراج کے خلاف بغاوت یا تحریک پاکستان غرضیکہ برصغیر میں جو بھی تحریک اٹھی اس کی نوک پلک سنوارنے اور اسکو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں علماء اہل حدیث نے ہمیشہ ہراول دستے کا کام کیا ہے۔ فللہ الحمد والشکر۔



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت واصلاح میں اہل حدیث کا منہج وکردار

اہل حدیث کوئی ایسا گروہ یا فرقہ نہیں ہے جس کا منبع ومرجع امت کا کوئی فرد ہو بلکہ یہ وہ اصلاحی تحریک ہے جس کا اصول ﴿ما اتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا﴾ پر قائم ہے اس تحریک کا منبع وماخذ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر میں جب بھی کوئی نیا فتنہ اٹھا خواہ وہ فتنہ سیاسی ہو یا دینی ہو اس جماعت نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ برصغیر کے مسلمانوں میں جب شرک وبدعت عام ہوگئی۔ قبر پرستی اور مزار پرستی کو اسلام سمجھا جانے لگا۔ اسلامی نام جیسے عبداللہ، احمد، محمد سے لوگ بیگانہ ہونے لگے، نفس پرست علماء بادشاہ وقت کی سرخروئی حاصل کرنے کے لیے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنا شروع کردیا، ہندوانہ اعتقادات اور رسم ورواج رگ رگ میں بسایا جارہا تھا۔ ان پر آشوب حالات میں یہی وہ تحریک ہے جس نے کتاب وسنت کو اپنا منہج بنا کر شرک وبدعات کے خلاف آواز بلند کی بارہویں صدی ہجری میں سید احمد بریلویؒ اور مولانا اسمٰعیل شہید دہلویؒ اٹھے، مولانا اسماعیل نے شرک وبدعت کی مخالفت کی۔ برسوں سے فقہ حنفی نے سکہ جما رکھا تھا۔ احادیث میں صرف مشکوۃ شریف اور مشارق الانوار بطور تبرک پڑھایا جارہا تھا۔ مولانا نے اس فرسودہ طریقہ کو مٹا کر کتاب وسنت کو بے باکانہ انداز میں عام کیا اسی موقع پر آپ نے ”تقویۃ الایمان“ لکھ کر لاکھوں اور کروڑوں مسلمانوں کی ہدایت کا اور عقیدہ توحید سیکھنے کا سامان مہیا کردیا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ اس جماعت نے مذاہب باطلہ سے بھی ٹکر لیا۔ عیسائیت، مرزائیت، بہائیت، وہابیت، آریہ سماج، ہندومت، رافضیت کے خلاف تاریخی کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ تاریخ بتاتی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی کا فتنہ اٹھا تو ہندوستان میں مولانا محمد حسین بٹالوی وہ پہلی شخصیت تھے جنھوں نے ان کی زبردست گرفت کی اس کی تحریر وتقریر اور باطل دعوے کا زبردست تعاقب کیا حتی کہ اسکو کافر قرار دینے اور ملت اسلامیہ سے خارج کرنے کے لیے اس کے خلاف تکفیر کا فتوی بھی دیا، پھر اس کی تصدیق کے لیے پورے ہندوستان میں چھ ماہ مسلسل گھوم پھر کر مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام کے فتاوی کی حمایت حاصل کی۔ اور آپ کی کوششوں سے ہزاروں علماء نے مرزا غلام احمد قادیانی کو خارج از اسلام قرار دیا۔

اسی طرح جب مشہور آریہ سماج، سوامی دیانند سرسوتی، نے ستیارتھ پرکاش، میں قرآن پر اعتراضات کیے۔ تو یہی اہلحدیث عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اس کے جواب میں "حق پرکاش" لکھ کر قرآن مجید کی عظمت و بزرگی کا لوہا منوالیا۔ اسی طرح جب بدبخت آریہ سماج راج پال نے رنگیلا رسول لکھ کر نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ اوصاف اور صاف شفاف سیرت کو داغدار کرنا چاہا تو اس وقت بھی یہی، مولانا امرتسری نے "مقدس رسول" لکھ کر اس ملعون اور بدطینت کا منہ توڑ جواب دیا۔ اور نبی کریم ﷺ سے اپنی والہانہ عقیدت و محبت کا اعلی ثبوت پیش کیا اسی طرح جب مرزا غلام احمد نے ان سے یک طرفہ طور پر اشتہار کے ذریعہ مباہلہ کی دعوت دی اور اللہ تعالی سے یہ درخواست کی کہ یا اللہ میں ثناء اللہ کی تکذیب و تردید سے تنگ آ گیا ہوں۔ اگر تیرے نزدیک میں سچا ہوں تو سچے کی زندگی میں ثناء اللہ کو ذلت کی موت عطا کر اور اگر ثناء اللہ سچا ہے تو مجھے ذلت و رسوائی کی موت سے دوچار کر دے۔ دنیا جانتی ہے کہ اللہ نے سچے کی زندگی میں جھوٹے کو عبرتناک موت عطا فرمائی، یعنی ۱۹۰۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی پرانڈ وتھ روڈ لاہور احمدیہ بلڈنگ میں اپنے ایک عزیز کے گھر میں مرض اسہال میں مبتلا ہو کر لیٹرین میں جا کر گرا۔ جبکہ شیخ الاسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناء اللہ امرتسری مارچ ۱۹۴۸ء کو سرگودھا میں فوت ہوئے۔

اسی طرح جب انکار حدیث کا فتنہ اٹھا اور کچھ نفس پرست اور دینار ودرہم کے غلام جیسے عبداللہ چکڑالوی، منشی احمد دین امرتسری، رفیع الدین ملتانی، تمنا عماری، اسلم جیراجپوری، چوہدری غلام احمد پرویز، ڈاکٹر غلام جیلانی برق، اور اسی قبیل کے دوسرے لوگوں نے علی الاعلان حدیث نبوی کا انکار کردیا۔ تو اسی تحریک کے علماء کرام نے ان کا منہ توڑ جواب دیا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ برصغیر میں علماء اہل حدیث نے دعوت وتبلیغ، ارشاد وتوجیہ، تصنیف وتالیف، بحث ومناظرہ، تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کے سلسلے میں کتاب وسنت کو منہج بنا کر وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے اور وہ مخلصانہ جد وجہد بروئے کار لائے کہ رہتی دنیا تک ہم ان پر فخر وناز کرسکتے ہیں۔ وہ کون سی صنف علم ہے اور وہ کون سا علمی دینی، تبلیغی، اصلاحی اور سیاسی میدان ہے جہاں ہمارے عظیم اسلاف نے اپنے نقوش ثبت نہ کیے ہوں، الحمد للہ ہر ہر میدان میں اللہ تعالی اپنے فضل خاص سے علماء اہل حدیث کو قیادت وپیشوائی اور برتری عطا فرمائی ہے بلکہ ہم اپنے عظیم اسلاف کے عظیم علمی اور ملی کارناموں کو دیکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں:

اولئک آبائی فجئنی بمثلھم اذا جمعتک یا جریر المجامع



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب وسنت کی خدمات میں اہل حدیث کا مثالی کردار

جب یہ بات متعین ہے کہ اس تحریک کا نصب العین اور اس کا مصدر و ماخذ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہے تو ظاہر ہے کہ ان کی خدمت، ان کی تشریح و توضیح، اور ان کا پرچار بھی اس تحریک کا اولین فریضہ ہے۔ اور یہ مسلم حقیقت ہے کہ ماضی میں برصغیر میں اس تحریک کے جیالوں اور رشیدائیوں نے ان دونوں مصادر وماخذ کی قابل رشک خدمات انجام دیں، نہ ہی صرف ان دونوں بلکہ تمام اصناف علم میں لازوالی اور غیر فانی نقوش ثبت کیے ہیں میں یہاں تمام اصناف علم پر تو بحث نہیں کرسکتا البتہ قرآن وحدیث سے متعلق ان کی خدمات کا مختصر تذکرہ ضرور کروں گا۔

جب برصغیر میں نام نہاد ملاؤں اور مسند نشینوں نے قرآن مجید اور اس کی پاکیزہ تعلیمات کو چیستاں بنا کر رکھ دیا تو اس وقت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ وہ پہلی شخصیت ہیں جنھوں نے ہندوستان کی سرکاری زبان کو ملحوظ رکھتے ہوئے فارسی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ پیش کیا۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادوں شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین نے بامحاورہ اردو میں ترجمہ پیش کیا۔ شاہ عبدالقادرؒ نے ''موضح القرآن'' نام سے اردو میں قرآن مجید کی پہلی مختصر تفسیر لکھی۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے صحیح انداز میں قرآن مجید کے معنی ومفہوم کو سمجھنے کے لیے ''الفوز الکبیر'' کے نام سے علم اصول تفسیر کو وجود بخشا۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے تفسیر عزیزی کے نام سے قرآن پاک کی تفسیر لکھی۔ سید نواب صدیق حسن خان نے ''فتح البیان فی مقاصد القرآن'' کے نام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے عربی میں سات جلدوں میں تفسیر لکھی۔ اسی طرح ''ترجمان القرآن'' کے نام سے پندرہ جلدوں میں اردو میں لازوال تفسیر'' لکھی۔ اصول تفسیر اور طبقات مفسرین کے موضوع پر ''الاکسیر فی اصول التفسیر'' لکھی۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری نے ''تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن'' لکھ کر ایک ایسا تخیل پیش کیا جو ''القرآن یفسر بعضہ بعضا'' کا آئینہ دار ہے۔ اسی طرح مولانا امرتسری نے ''بیان الفرقان علی علم البیان'' عربی میں اور ''تفسیر ثنائی'' کے نام سے اردو میں آٹھ جلدوں میں قرآن کی بہترین تفسیر لکھی۔ ڈپٹی نذیر احمد نے قرآن مجید کا با محاورہ اردو میں ترجمہ لکھا۔ مولانا سید احمد حسن مرحوم نے ''احسن الفوائد'' کے نام سے قرآن کریم کا حاشیہ لکھا۔ پھر احسن التفاسیر'' کے نام سے بہترین تفسیر لکھی۔ مولانا محمد جونا گڑھی نے تفسیر ابن کثیر کا اردو ترجمہ ''تفسیر محمدی کے نام سے لکھا'' مولانا حافظ محمد ابراہیم سیالکوٹی نے (۴۸۸) صفحات پر مشتمل سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب ''انی متوفیک'' سے ممات مسیح ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی تو مولانا سیالکوٹی نے دو ضخیم جلدوں میں ''شہادۃ القرآن'' کے نام سے محققانہ کتاب لکھی۔ جن کا آج تک مرزائی جواب نہیں لکھ سکے۔ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم نے ترجمان القرآن کے نام سے تفسیر لکھی۔ مگر افسوس کہ مکمل نہیں ہو سکی صرف سورہ فاتحہ سے سورہ مومنون تک ہے۔ کئی سو صفحات پر مشتمل سورہ فاتحہ کی الگ تفسیر لکھی۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے سورہ یوسف کی تفسیر ''الجمال والکمال'' کے نام سے لکھی۔ یہ مختصر خاکہ ہے علماء اہل حدیث کی تفسیری خدمات کا۔ اس کے علاوہ مزید تفسیریں موجود ہیں مگر طوالت کی خاطر انہی مختصرات پر اکتفا کرتا ہوں۔ اس سے ایک صاحب بصیرت اندازہ لگا سکتا ہے کہ علماء اہل حدیث کیسے تھے اور ان کی علمی خدمات کتنی محققانہ ہیں جس طرح علماء اہل حدیث نے قرآن مجید کی علمی خدمات انجام دی ہیں اسی طرح احادیث نبویہ کی بھی خدمات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نظیر و بے مثال ہیں۔ جن کی بدولت پورا ہندوستان قال اللہ و قال الرسول کی دلنواز صداؤں سے گونج اٹھا۔ جا بجا درس حدیث کی مسندیں بچھ گئیں۔ اب آیئے دیکھیں کہ حدیث کے سلسلے میں ان کی خدمات کیا ہیں۔

نواب صدیق حسن خانؒ نے ''فتح الوصول الیٰ اصطلاح حدیث رسول'' الحطہ فی ذکر صحاح ستہ'' الرحمۃ الہداۃ الیٰ من یرید زیادۃ العلم علی احادیث المشکوۃ'' مسک الختام شرح بلوغ المرام'' فارسی میں ''فتح العلام شرح بلوغ المرام'' عربی میں الروض البسام فی ترجمۃ بلوغ المرام'' عربی کے علاوہ دیگر محدثانہ کتابیں اور شرح حدیث لکھیں۔ مولانا شمس الحق ڈیانوی نے '' النجم الوہاج شرح مقدمہ الصحیح لمسلم الحجاج'' عون المعبود شرح سنن ابی داؤد'' غایۃ المقصود شرح سنن ابو داؤد، ہدایہ اللوذعی بنکات الترمذی'' التعلیق المغنی شرح دار قطنی'' اعلام اہل العصر فی احکام رکعتی الفجر'' فضل الباری شرح ثلاثیات البخاری' المکتوب اللطیف الی الشریف'' تعلیقات علی سنن النسائی، عربی زبان میں لکھ کر حدیث کی فاضلانہ خدمت انجام دیں۔ مولانا عبد الرحمٰن مبارکپوریؒ نے '' تحفۃ الاحوذی'' کے نام سے سنن ترمذی کی شرح لکھی '' ابکار المنن فی تنقید آثار السنن' بھی آپ کا علمی شاہ کار ہے۔ مولانا عبد الوہاب دہلوی نے '' مشکوۃ المصابیح'' پر عربی میں حاشیہ لکھا۔ مولانا ابو سعید شرف الدین محدث دہلوی نے '' نصب الرایۃ فی تخریج الہدایۃ' لکھا۔ شاہ ولی اللہؒ نے '' المصفی شرح الموطا'' فارسی میں لکھا اور '' المسوی فی شرح الموطا'' عربی میں لکھا۔ علامہ شمس الحق ڈیانوی نے عون المعبود شرح سنن ابی داؤد لکھا۔ اور مولانا شرف الدین دہلوی نے '' تخریج آیات الجامع الصحیح للبخاری'' لکھا۔ حافظ عبد اللہ غازیپوری نے '' مقدمہ الصحیح لمسلم'' لکھا۔ مولانا عبد العزیز رحیم آبادی نے '' سواء الطریق'' چار جلدوں میں عربی میں لکھا۔ مولانا محمد رفیع الدین شکرانوی نے '' رحمت الودود علی رجال سنن ابی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داؤد" لکھا۔ مولانا شرف الدین دہلوی نے سنن ابن ماجہ کے چند ابواب کی شرح عربی میں لکھی۔ سید احمد حسن عرشی قنوجی اور ڈپٹی سید احمد حسن دہلوی نے بھی عربی میں بلوغ المرام کی شرحیں لکھیں۔ ریاض الصالحین کا حاشیہ اور اردو ترجمہ مولانا سید عبد الاول غزنوی نے کیا۔ مولانا عبدالتواب ملتانی نے صحیح بخاری کے آٹھ پاروں کا اردو میں ترجمہ لکھا۔ مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی نے ایک بد باطن جارح بخاری کا جواب حل مشکلات بخاری کے نام سے اردو میں لکھا۔ مولانا عبدالاول غزنوی نے مشکوۃ المصابیح کا اردو میں ترجمہ کیا۔ ادھر شیخ الحدیث مولانا عبیداللہ رحمانیؒ نے "مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح" لکھا اسی طرح مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ نے "التعلیقات السلفیۃ علی سنن النسائی" کے نام سے نسائی شریف کا بہترین حاشیہ لکھا۔ استاد محترم مولانا رئیس الاحرار ندوی نے اللمحات الی ما فی انوار الباری من الظلمات" لکھ کر مولف انوار الباری کے زہر افشانی کا علمی جواب دیا۔ مولانا عبدالجبار فریوائی نے "الاباطیل والمناکیر والصحاح والمشاہیر" پر نہایت تحقیقی کام کیا۔ جسے جامعہ سلفیہ بنارس نے شائع بھی کر دیا۔ مولانا عبد السلام صاحب بستویؒ نے مشکوۃ المصابیح کا اردو ترجمہ انوار المصابیح کے نام سے لکھا۔ جو تفصیلی شرح کی حیثیت رکھتی ہے۔ مولانا داؤد راز دہلویؒ نے "صحیح بخاری کی تفصیلی اردو شرح لکھی جو اردو زبان میں فتح الباری سے کم مقام نہیں رکھتی ہے۔ استاد محترم مولانا صفی الرحمن مبارکپوری نے اتحاف الکرام شرح بلوغ المرام اردو، عربی دونوں زبانوں میں لکھا۔ ڈاکٹر فضل الرحمن مدنی نے مسائل احمد بن حنبل کو اپنے دقیق تحقیق و تعلیق سے علمی دنیا کو عظیم تحفہ پیش کیا۔ ڈاکٹر صغیر احمد حنیف نے "الاوسط" لابن منذر کو اپنے عظیم تحقیق و تعلیق سے بحث و تحقیق کی دنیا میں نیا تحفہ پیش کیا۔ شیخ عزیز شمسی حفظہ اللہ نے علامہ ابن تیمیہؒ کے وہ نوادرات جو ابھی عالم وجود میں نہیں آئے تھے جیسے جامع المسائل وغیرہ انھیں محترم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف نے اپنے دقیق تحقیق سے آراستہ کر کے علمی دنیا میں نیا تحفہ پیش کیا۔اس کے علاوہ آپ کے دیگر بہت سے تحقیقی رسالے ہیں آپ محترم کی شخصیت جماعت اہلحدیث کے لیے باعث فخر شخصیت ہے۔اللہ آپ کی عمر کو دراز کرے اور آپ کو زیادہ سے زیادہ دینی خدمت کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین۔

اہلحدیث کی انہی خدمات کی بنیاد پر اکابرین متقدمین ومتاخرین نے زبردست انداز میں ان کے خدمات کو سراہا ہے۔علامہ رشید رضا مصری مرحوم لکھتے ہیں:

" ولولا عناية اخواننا علماء الهند بعلوم الحديث فى هذا العصر لقضى عليها بالزوال من امصار الشرق"۔(مقدمہ مفتاح کنوز السنۃ)

"یعنی اگر اس زمانہ میں ہمارے ہندی علماء اخوان علوم حدیث سے اعتناء نہ کرتے تو مشرقی ممالک سے علوم حدیث زوال پذیر ہو جاتے۔

ماضی قریب کے نامور محدث علامہ ناصر الدین البانیؒ سے کون واقف نہیں۔ایک بار ان سے مولانا عبدالوہاب خلجی حفظہ اللہ نے انٹرویو لیا۔اور دوران انٹرویو ان سے یہ بھی سوال کیا کہ " ما رأى فضيلتكم عن خدمات علماء اهل الحديث فى الهند"یعنی علماء اہل حدیث ہند کی خدمات حدیث کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟تو آپ نے برجستہ جواب دیا، " انا حسنة من حسنات اهل الحديث فى الهند" کہ میرا وجود علماء اہل حدیث ہند کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔"(پاک وہند میں علماء اہل حدیث کی خدمات حدیث ص۶۶)

حقیقت میں علامہ البانیؒ کا یہ تاریخی جملہ برصغیر کے علماء اہلحدیث کی خدمات حدیث کے سلسلے میں واضح اعتراف کے ساتھ ساتھ یہاں کے علماء کے لیے باعث فخر ہے۔

ان کے علاوہ ایک اور مصری محقق علامہ عبدالعزیز الخولی نے "مفتاح السنۃ" میں تو کھلے لفظوں میں نہ صرف علماء ہند کی خدمات حدیث کا اعتراف کیا ہے بلکہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کی بھی وضاحت فرمادی کہ اس جماعت کے مشہور اعلام میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت نواب صدیق حسن خان جیسے اعیان شامل ہیں نیز یہ بھی کہا کہ:

"وفی الهند الآن طائفة كبيرة تهتدى بالسنة فی كل امور الدين ولا تقلد احدا من الفقهاء ولا المتكلمين وهی طائفة المحدثين" یعنی اب بھی ہندوستان میں ایک بہت بڑی جماعت ہے جو تمام امور دین میں سنت سے رہنمائی حاصل کرتی ہے اور فقہاء و متکلمین میں سے کسی کی تقلید نہیں کرتی اور یہ محدثین کی جماعت ہے۔

بلکہ انھوں نے اس بحث کے اوائل میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ:

"ولا يوجد فی الشعوب الاسلامية علی كثرتها واختلاف اجناسها من وفی الحديث قسطه من العناية فی هذا العصر مثل اخواننا مسلمی الهند اولئک الذين وجد بينهم حفاظ السنة دارسون لها علی ما كانت تدرس فی القرن الثالث حرية فی الفهم ونظراً فی الأسانيد"۔ (مفتاح السنہ ص ۱۶۹)

"یعنی ممالک اسلامیہ کی کثرت اور ان کی اجناس مختلف ہونے کے باوجود ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں پایا جاتا جس نے اس زمانہ میں ہمارے ہندی مسلمانوں کے مانند حدیث کے تعلق کا تقاضہ پورا کیا ہو یہ وہی لوگ ہیں جن میں سنت کے حافظ پائے جاتے ہیں اور وہ اس طرح حدیث فکر اور اسانید پر نگاہ رکھتے ہوئے درس دیتے ہیں جیسے قرن ثالث میں دیا جاتا تھا۔"

یہ چند مختصر اقتباسات ہم نے پیش کیے ہیں ورنہ علماء اہل حدیث کی خدمات کا اعتراف دنیا کا ہر وہ فرد کرتا ہے جس کو حدیث سے ذرا بھی لگاؤ ہے۔ هذا بفضل الله يؤتيه من يشاء.



محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولف کی دیگر کتابیں

۱۔ توحید کی حقیقت

۲۔ اسلام کی پہچان

۳۔ مسائل

۴۔ مقتدی کے لیے قرآن فاتحہ خلف الامام کا وجوب کتاب وسنت کی روشنی میں۔

۵۔ تبلیغی جماعت اکابرین کی نظر میں

۶۔ مختصر حج وعمرہ

۷۔ تیسیر النحو

۸۔ اطاعت رسول کا حقیقی مفہوم

۹۔ اہلحدیث کا تعارف

۱۰۔ مسلمان عورتوں کے فقہی مسائل

۱۱۔ مسنون دعائیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابو حماد عبد الغفار المدنی کی

عورتوں کے تمام فقہی و دینی

مسائل سے متعلق جامع

اور مکمل کتاب

"مسلمان عورتوں کے

فقہی مسائل"

جس کا ہر گھر میں رہنا اور پڑھنا از حد ضروری ہے



سائز: ۱۸×۲۲ صفحات: ۱۸۹ دیدہ زیب ٹائٹل عمدہ طباعت

قیمت: صرف ۵۰ روپے

:- ملنے کا پتہ -:

الکتاب انٹرنیشنل، مرادی روڈ، بٹلہ ہاؤس، نئی دہلی۔ ۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کاروان حدیث"

مصنف

عبدالرشید عراقی

قیمت:-/140 روپے

ناشر

الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دھلی۔ ۲۵

"توضیح الکلام"

وجوب القرأۃ خلف الامام

مصنف

مولانا ارشاد الحق اثری

قیمت:-/185 روپے

ناشر

الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دھلی۔ ۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”حلالہ کی چھری“

مصنف

ابو شرجلیل

قیمت:-/70 روپے

ناشر

الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دھلی ۔ ۲۵

”الحیاۃ بعد المماۃ“

سوانح حیات

میاں نذیر حسین محدث دہلویؒ

مصنف: مولانا فضل حسین رحمۃ اللہ علیہ

قیمت:-/160 روپے

ناشر

الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دھلی ۔ ۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تراجم علمائے حدیث ہند"

مصنف

ابو یحییٰ امام خان نوشہروی

قیمت:-/180 روپے

ناشر

الکتاب انٹرنیشنل

جامعہ نگر، نئی دہلی - ۲۵

"الشیعہ واہل البیت"

مصنف

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ

قیمت:-/175 روپے

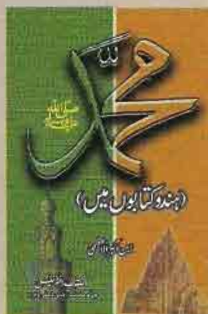
ناشر

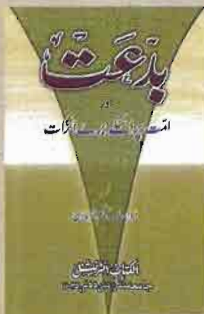
الکتاب انٹرنیشنل

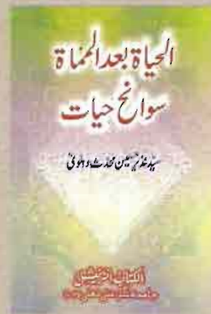
جامعہ نگر، نئی دہلی - ۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

AHLE HADEES KA TAARUF



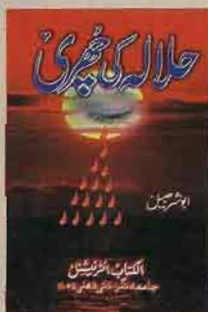




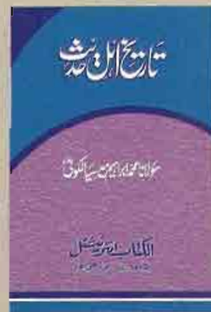












AL-KITAB INTERNATIONAL

Jamia Nagar, New Delhi-25